ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ○ (آل عمران:193)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! جسے تُو آگ میں داخل کردے تو یقیناً اُسے تونے ذلیل کردیا اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ   وَعَلٰى عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 69

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8؍شعبان 1441 ہجری قمری • 2؍شہادت 1399 ہجری شمسی • 2؍اپریل 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍مارچ 2020 کو اسلام آباد، برطانیہ سے احباب جماعت کو خصوصی پیغام ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میرا مذہب یہ ہے کہ خوارق نے ایسا اثر نہیں کیا جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے پاک نمونوں اور تبدیلیوں نے لوگوں کو حیران کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آ کر تائب ہوئے وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہوتی کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ ع

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وہ وجوہ نا معلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو۔ ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں ہے تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے۔ میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا۔ نمایاں تبدیلی مطلوب ہے تا کہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یک طرفہ روشنی پڑے اور وہ نا امید ہو جاویں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آ کر تائب ہوئے وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا۔

عکرمہ کا پاک نمونہ

عکرمہ کا حال تم نے سنا ہوگا۔ اُحد کی مصیبت کا بانی مبانی یہی تھا اور اس کا باپ ابوجہل تھا لیکن آخر اسے صحابہ کرامؓ کے نمونوں نے شرمندہ کر دیا۔ میرا مذہب یہ ہے کہ خوارق نے ایسا اثر نہیں کیا جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے پاک نمونوں اور تبدیلیوں نے لوگوں کو حیران کیا۔ لوگ حیران ہو گئے کہ ہمارا چچا زاد کہاں سے کہاں پہنچا۔ آخر انہوں نے اپنے آپ کو دھوکہ خوردہ سمجھا۔ عکرمہ نے ایک وقت ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا اور دوسرے وقت لشکر کفّار کو درہم برہم کیا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے جو پاک نمونے دکھائے ہیں ہم آج فخر کے ساتھ ان کو دلائل اور آیات کے رنگ میں بیان کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عکرمہ ہی کا نمونہ دیکھو کہ کفر کے دنوں میں کفر۔ عُجب وغیرہ خصائل بد اپنے اندر رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ بس چلے تو اسلام کو دنیا سے نابود کر دے مگر جب خدائے تعالیٰ کے فضل نے اس کی دستگیری کی اور وہ مشرف با اسلام ہوا تو ایسے اخلاق پیدا ہوئے کہ وہ عُجب اور پندار نام تک کو باقی نہ رہا اور فروتنی اور انکسار پیدا ہوا کہ وہ انکسار حجۃ الاسلام ہو گیا اور صداقت اسلام کے لئے ایک دلیل ٹھہرا۔ ایک موقع پر کفار سے مقابلہ ہوا۔ عکرمہ لشکر اسلام کا سپہ سالار تھا۔ کفار نے بہت سخت مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ لشکر اسلام کی حالت قریب شکست کھانے کے ہوگئی۔ عکرمہ نے جب دیکھا تو گھوڑے سے اترا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں اترتے ہیں۔ شاید اِدھر اُدھر ہونے کا وقت ہو تو گھوڑا مدد دے۔ تو اس نے کہا۔ اس وقت مجھے وہ زمانہ یاد آ گیا ہے جب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ جان دے کر گناہوں کا کفارہ کروں۔ اب دیکھیے کہ کہاں سے کہاں تک حالت پہنچی کہ بار بار محامد سے یاد کیا گیا۔ یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی رضا ان لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے جو اس کی رضا اپنے اندر جمع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا ان لوگوں کو رضی اللہ عنہم کہا ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ ہر شخص ان اخلاق کی پابندی کرے۔

عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ

علاوہ ازیں دو حصے اور بھی ہیں جن کو مدنظر رکھنا صادق اخلاص مند کا کام ہونا چاہیے۔ ان میں سے ایک عقائد صحیحہ کا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے۔ وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے۔ بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدائے تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ حصہ عبادات میں صوم، صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ امور شامل ہیں۔ اب خیال کرو کہ مثلاً نماز ہی ہے۔ یہ دنیا میں آئی ہے لیکن دنیا سے نہیں آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُرَّةُ عَيۡنِيۡ فِي الصَّلٰوةِ۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 127 تا 129، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے خطوط ملاحظہ فرما رہے ہیں اور آپ کیلئے دعائیں کر رہے ہیں

ان تمام احباب و خواتین کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خط لکھتے ہیں کہ:

ان کے تمام خطوط حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہو رہے ہیں۔ تاہم کورونا وائرس کی وجہ سے آجکل جو حالات ہیں ان میں خطوط کے جواب لکھنے والوں کی کمی کی گئی ہے اس لئے ان سب خطوط کا فرداً فرداً جواب ارسال کرنا ممکن نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے خطوط ملاحظہ فرما کر آپ کیلئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرمائے۔ اس وبا اور دوسرے مصائب و مشکلات سے ہر ایک کو بچائے۔ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیشہ اس کے پیار کی نظریں آپ پر پڑتی رہیں۔

(منیر احمد جاوید، پرائیویٹ سیکرٹری)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

جب آپ کے خلیفہ ہال میں داخل ہوئے تو مجھ پر ایک نا قابل بیان روحانی کیفیت طاری ہوئی

کسی کی شخصیت کا ایسا اثر میرے لیے زندگی میں پہلا تجربہ تھا، اس لیے اب میری خواہش ہے کہ میں جماعت احمدیہ سے مضبوط تعلق استوار کروں

امام جماعت احمدیہ کے ہال میں آنے پر جس طرح کی خاموشی اور احترام کی فضاء پیدا ہوئی وہ تو بادشاہوں جیسی تھی

مگر جو تاثیر ان کے الفاظ میں تھی اور جس طرح ان کی باتوں نے سیدھا دل پر جا کر اثر کیا ہے یہ بات دنیاوی طور پر عظیم شخصیات کے حصے میں نہیں آتی

آپ کا وجود ایک روحانی اثر ڈالنے والا وجود تھا اور امن پر بات کرنے کے علاوہ امن اور سکون آپ کی ذات اور چہرے سے بھی عیاں تھا

ان کی تقریر سے قبل مجھے ان کی ذات سے جس تقدس اور نور کا احساس ہو رہا تھا، ان کی گفتگو نے اس تاثر کی تائید اور تصدیق کی ہے، میں مسلسل یہ سوچتی رہی کہ کیا صرف ساڑھے چار سو لوگوں سے ملنے کیلئے اور وہ بھی معاشرے کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقات کیلئے پوپ کو بلایا جاتا تو وہ اتنا لمبا سفر کر کے ملنے آتے؟ میرے دل و دماغ پر اس نوعیت کے موازنے نے امام جماعت احمدیہ کا تاثر مزید گہرا کر دیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اگر مذہبی لیڈر شپ ہو تو ایسی ہونی چاہیے جو عام آدمی کے مسائل تک ذاتی طور پر رسائی رکھ سکے

مجھے آپ کے خلیفہ ایک حیران کن وجود لگے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں جلدی واپس چلی جاؤں گی لیکن ان کی موجودگی میں اٹھ کے جانا ممکن نہیں ہے

آپ کے خلیفہ ایک مسحور کن شخصیت کے مالک ہیں اور ان کو دیکھ کر ایک خاص طرح کی تعظیم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، آپ کا خطاب بھی ان کی ذات سے ہم آہنگ تھا

میں نے خلیفہ کے وجود کو ایک روحانی تاثیر رکھنے والا وجود پایا اور سارے پروگرام میں مجھ پر یہی تاثر غالب رہا، مجھے حضور کا وجود ایک بہت ہی آرام دہ احساس دلاتا رہا

مجھے حضور بہت ہی اچھے لگے اور میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی کہ آپ کتنے عظیم انسان ہیں، ایک ایسی شخصیت جس سے نور ہی نور ظاہر ہو رہا ہے

مجھے اس سے قبل اسلام کا کوئی علم نہیں تھا، میرے لیے آپ ہی کی ذات اسلام کا پہلا تعارف ہے، جو مجھے بہت پر کشش لگا

فُلڈا میں مسجد بیت الحمید کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

20/اکتوبر 2019ء (بروز اتوار) بقیہ رپورٹ

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے شامل ہونے والے مہمانانوں پر گہرے اثرات چھوڑے۔ بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مہمانوں کے تاثرات پیش ہیں۔

☆ مس کیر اہ ہانیمن (Miss kirah Hanemann) صاحبہ جن کا تعلق محکمہ پولیس سے ہے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: جب آپ کے خلیفہ ہال میں داخل ہوئے تو مجھ پر ایک نا قابل بیان روحانی کیفیت طاری ہوئی جو میں سمجھتی ہوں کہ قرآنی تعلیم کے حسن کی تاثیر کا اظہار تھا جو امام جماعت احمدیہ کو دیکھنے سے ہوا۔ کسی کی شخصیت کا ایسا اثر میرے لیے زندگی میں پہلا تجربہ تھا۔ اس لیے اب میری خواہش ہے کہ میں جماعت احمدیہ سے مضبوط تعلق استوار کروں اور اگلے رمضان کا سارا مہینہ آپ لوگوں کے ساتھ گزاروں جس سے اس روحانی تجربے کو مزید تقویت ملے۔

☆ ایک مہمان ہارالڈ بوئنزل (Harald Boensel) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں جس قدر مشترک پر اکٹھے ہونے کو باہمی یگانگت اور گلوبل پیس کی بنیاد بنا کر امن عالم کی تحریک کی ہے مجھے یہ طرز عمل دنیا کے موجودہ حالات میں انتہائی قابل عمل لگتا ہے اور اسی کی اس وقت دنیا کو ضرورت ہے اور میں جان چکا ہوں کہ اس سے قبل جو تعارف ہمیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں تھا وہ اسلام کی درست تصویر پیش نہیں کرتا۔ اس لیے آج کی شام میرے لیے ایک مثبت اور پر امن پیغام لائی ہے۔

☆ ایک مہمان مسٹر ہیلموٹ کیر اہ (Helmot Kirah) جو ایک مقامی سکول کی طرف سے تقریب میں شامل ہوئے تھے کہتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کی آج کی تقریر سب سکولوں میں طلباء کو سنوا کر پوچھنا چاہیے کہ آپ اس سے کیا سمجھے اور آپ کے خیال میں یہ خوبصورت تعلیم کس مذہب کی ہو سکتی ہے؟ کم از کم مجھے تو آپ اس کی آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ ضرور مہیا کریں تا کہ میں اپنے سکول کے طلباء کے ساتھ اس شام کی کیفیات شیئر کر سکوں۔

☆ ایک مہمان خاتون مس ایرگ (Miss Ihrig) صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علاوہ اس تقدس اور احترام کے اثر کے جو امام جماعت احمدیہ کی شخصیت کیلئے میرے دل میں موجود رہا میں ان کی تقریر کے اس جملے کے اثر میں ہوں، کہ جو آپ نے فرمایا کہ ''اس زمانے میں بین الاقوامی امن کے قیام کیلئے پہلا قدم یہ ہے کہ ہمیں اپنے دلوں کو کھولنا پڑے گا اور دوسروں کے خیالات اور اعتقادات کیلئے اپنے دل میں وسعت پیدا کرنی پڑے گی۔''

☆ ایک سٹوڈنٹ لیوکس جیرک Lucas Goerke کہتے ہیں: بین المذاہب ہم آہنگی اور گلوبل پیس پر آپ کے خلیفہ کی تمام باتوں سے اتفاق کرنے کے نتیجے میں معاشرہ دیر پا امن کا گہوارہ بن سکتا ہے اور مجھے امام جماعت احمدیہ کی طبیعت میں انکسار اور سادگی بہت پسند آئی۔

☆ من پریت سنگھ صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ کے ہال میں آنے پر جس طرح کی خاموشی اور احترام کی فضاء پیدا ہوئی وہ تو بادشاہوں جیسی تھی مگر جو تاثیر ان کے الفاظ میں تھی اور جس طرح ان کی باتوں نے سیدھا دل پر جا کر اثر کیا ہے یہ بات دنیاوی طور پر عظیم شخصیات کے حصے میں نہیں آتی۔ آپ کا وجود ایک روحانی اثر ڈالنے والا وجود تھا اور امن پر بات کرنے کے علاوہ امن اور سکون آپ کی ذات اور چہرے سے بھی عیاں تھا۔ خاص طور پر آپ نے بدامنی کے حالات کے تناظر میں جانوروں کی مثال دے کر انسانیت پرستوں کے ضمیر کو جھنجوڑا ہے اور یہ مثال ترقی یافتہ معاشروں کیلئے برمحل اشارہ تھا۔ مجھے امام جماعت احمدیہ کا خطاب اپنی جامعیت کے لحاظ سے بہت پسند آیا۔

☆ ایک ساتھ والے شہر کے میئر 'ورنر ڈیٹرش' (werner Dietrich) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امام جماعت احمدیہ کی تقریر کے الفاظ کے انتخاب نے بہت حیران کیا۔ آپ نے ٹھہراؤ اور پر سکون لب و لہجے میں سارا پیغام بھی دیا، دوطرفہ تحفظات اور تعلقات کا موازنہ بھی پیش کیا اور معاشرے کے طبقات میں موجود باہمی کشمکش کے اسباب بھی کھول کر بتائے اور کھلے لفظوں میں ان عوامل کی نشاندہی بھی کر دی جو معاشرے کا امن برباد کرتے ہیں مگر اس کے باوجود کسی طبقے یا فرقے یا گروہ کی عزت نفس پر کوئی سخت بات نہیں کی بلکہ اجتماعی انسانی ضمیر اور بین الاقوامی انسانی قدروں کے حوالے سے Food for Thought کے رنگ میں بات کرتے گئے اور اختتام اپنوں اور غیروں کے لیے دعائے خیر کے کلمات سے کیا۔

☆ مس سائیبلے (Miss Sybille) صاحبہ کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ نے بنی نوع انسان کو نصیحت کرنے کے لیے بھی اور تنبیہ کرنے کے لیے بھی الفاظ کا انتخاب بہت احتیاط سے کیا اور لہجے کو بھی ملائم رکھا۔ ان کی شخصیت کی طرح ان کے الفاظ اور لب و لہجہ بھی پر سکون اور ملاطفت رکھتا تھا۔ ان کی تقریر سے قبل مجھے ان کی ذات سے جس تقدس اور نور کا احساس ہو رہا تھا، ان کی گفتگو نے اس تاثر کی تائید اور تصدیق کی ہے۔ موصوفہ مزید کہتی ہیں کہ آپ لوگوں نے بہت اعلیٰ اور عمدہ طریق پر اس دعوت کا انتظام کیا جس کی انتہا امام جماعت احمدیہ کا بنفس نفیس شرکت کرنا تھا۔ میں مسلسل یہ سوچتی رہی کہ کیا صرف ساڑھے چار سو لوگوں سے ملنے کیلئے اور وہ بھی معاشرے کے تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقات کے لیے پوپ کو بلایا جاتا تو وہ اتنا لمبا سفر کر کے ملنے آتے؟ میرے دل و دماغ پر اس نوعیت کے موازنے نے امام جماعت احمدیہ کا تاثر مزید گہرا کر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر مذہبی لیڈر شپ ہو تو ایسی ہونی چاہیے جو عام آدمی کے مسائل تک ذاتی طور پر رسائی رکھ سکے۔

☆ مس اوش کنس (Miss Oschkinis) صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ گفتگو کرتے ہیں تو بات کو گھما پھرا کر نہیں کرتے بلکہ صاف، سیدھی اور سچی بات کرتے ہیں اور اس میں اثر پیدا کرنے کیلئے لہجے کو سخت نہیں ہونے دیتے۔ ان کی پر سکون باتیں قابل یقین لگتی ہیں کیونکہ ان میں انسانیت کیلئے سچی اور بے لوث ہمدردی پائی جاتی ہے اور آپ کے کام کرنے والے کارکنان بھی پیسے لیے بغیر بے لوث انداز میں اتنے بڑے پروگرام کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ معاشرے میں دیر پا امن اور انسانی قدروں کے قیام کیلئے ایسی محنتی جماعت اور ایسے قابل اعتماد اور بے لوث ہمدردی کرنے والے لیڈر کی ضرورت ہے۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

غزوۂ احد کے علمبردار حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا

’’مُصْعَبؓ مکہ سے باہر پہلا اسلامی مبلغ تھا‘‘

بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر مدینہ سے آنے والے بارہ آدمیوں نے آپؐ کے ہاتھ پر اس بات کا اقرار کیا کہ
وہ سوائے خدا کے اَور کسی کی پرستش نہیں کریں گے، وہ چوری نہیں کریں گے، وہ بدکاری نہیں کریں گے
وہ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے، وہ ایک دوسرے پر جھوٹے الزام نہیں لگائیں گے، نہ وہ خدا کے نبی کی دوسری نیک تعلیمات میں نافرمانی کریں گے

غزوۂ احد کے موقع پر اسلامی لشکر کے عَلَم بردار ہونے کی حالت میں شہادت کا رتبہ حاصل کرنے والے
اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی رسولؐ حضرت مُصْعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

دنیا میں کورونا وائرس سے پھیلنے والی وبا کے بارے میں احتیاطی تدابیر اور نصائح نیز دعاؤں کی تحریک

بے دردی کے ساتھ شہید کیے جانے والے عزیز تنزیل احمد بٹ (واقفِ نَو) ابن عقیل احمد بٹ آف لاہور، مکرم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مکرم ڈاکٹر حمید الدین صاحب آف گوکھووال، فیصل آباد کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍مارچ 2020ء بمطابق 6؍امان 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

گزشتہ خطبے میں حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ کا ذکر ہوا تھا جس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج مَیں بیان کروں گا۔

حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ذکر کرتے ہوئے کہ مدینے کے مبلغ کے طور پر ان کو بھیجا گیا تھا اور ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار خبر دی جا رہی تھی کہ تمہارے لیے ہجرت کا وقت آ رہا ہے اور آپؐ پر یہ بھی کھل چکا تھا کہ آپؐ کی ہجرت کا مقام ایک ایسا شہر ہے جس میں کنویں بھی ہیں اور کھجوروں کے باغ بھی پائے جاتے ہیں۔ پہلے آپؐ نے یمامہ کی نسبت خیال کیا کہ شاید وہ ہجرت کا مقام ہوگا مگر جلد ہی یہ خیال آپؐ کے دل سے نکال دیا گیا اور آپؐ اس انتظار میں لگ گئے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق جو شہر بھی مقدر ہے وہ اپنے آپ کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لیے پیش کرے گا۔ اسی دوران میں حج کا زمانہ آ گیا۔ عرب کے چاروں طرف سے لوگ مکہ میں حج کے لیے جمع ہونے شروع ہوئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت کے مطابق جہاں کچھ آدمیوں کو کھڑا دیکھتے تھے ان کے پاس جا کر انہیں توحید کا وعظ سنانے لگ جاتے تھے اور خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیتے تھے اور ظلم اور بدکاری اور فساد اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے تھے۔ بعض لوگ آپ کی بات سنتے اور حیرت کا اظہار کر کے جدا ہو جاتے۔ بعض باتیں سن رہے ہوتے تو مکہ والے آ کر ان کو وہاں سے ہٹا دیتے تھے۔ بعض جو پہلے سے مکہ والوں کی باتیں سن چکے ہوتے وہ ہنسی اڑا کر آپ سے جدا ہو جاتے۔ اسی حالت میں آپ منٰی کی وادی میں پھر رہے تھے کہ چھ سات آدمی جو مدینہ کے باشندے تھے آپؐ کی نظر پڑے۔ آپؐ نے ان سے کہا کہ آپ لوگ کس قبیلہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خزرج قبیلہ کے ساتھ۔ آپؐ نے کہا کہ وہی قبیلہ جو یہودیوں کا حلیف ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیا آپ لوگ تھوڑی دیر بیٹھ کر میری باتیں سنیں گے؟ ان لوگوں نے چونکہ آپؐ کا ذکر سنا ہوا تھا اور دل میں آپؐ کے دعویٰ سے کچھ دلچسپی تھی، انہوں نے آپؐ کی بات مان لی اور آپؐ کے پاس بیٹھ کر آپؐ کی باتیں سننے لگ گئے۔ آپؐ نے انہیں بتایا کہ خدا کی بادشاہت قریب آ رہی ہے۔ بت اب دنیا سے مٹا دیے جائیں گے۔ توحید کو دنیا میں قائم کر دیا جائے گا۔ نیکی اور تقویٰ پھر ایک دفعہ دنیا میں قائم ہو جائیں گے۔ کیا مدینہ کے لوگ اس عظیم الشان نعمت کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں؟‘‘ ان لوگوں نے کہا’’ انہوں نے آپؐ کی باتیں سنیں اور متاثر ہوئے اور کہا آپؐ کی تعلیم کو تو ہم قبول کرتے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ مدینہ اسلام کو پناہ دینے کے لیے تیار ہے یا نہیں اس کے لیے ہم اپنے وطن جا کر اپنی قوم سے بات کریں گے پھر ہم دوسرے سال اپنی قوم کا فیصلہ آپؐ کو بتائیں گے۔ یہ لوگ واپس گئے اور انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں آپؐ کی تعلیم کا ذکر کرنا شروع کیا۔ اس وقت مدینہ میں دو عرب قبائل اَوس اور خزرج بستے تھے اور تین یہودی قبائل یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر اور بنو قینقاع۔ اَوس اور خزرج کی آپس میں لڑائی تھی۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر اوس کے ساتھ اور بنو قینقاع خزرج کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ مدتوں کی لڑائی کے بعد ان میں یہ احساس پیدا ہو رہا تھا کہ ہمیں آپس میں صلح کر لینی چاہیے۔ آخر باہمی مشورے سے یہ قرار پایا کہ عبداللہ بن اُبی بن سلول جو خزرج کا سردار تھا اسے سارا مدینہ اپنا بادشاہ تسلیم کر لے۔ یہودیوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اوس اور خزرج بائبل کی پیشگوئیاں سنتے رہتے تھے۔ جب یہودی اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں کا حال بیان کرتے تو اس کے آخر میں یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے کہ ایک نبی جو موسیٰ کا مثیل ہوگا ظاہر ہونے والا ہے۔ اس کا وقت قریب آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا ہم پھر ایک دفعہ دنیا پر غالب ہو جائیں گے۔ یہود کے دشمن تباہ کر دیے جائیں گے۔ جب ان حاجیوں سے مدینہ والوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کو سنا آپؐ کی سچائی ان کے دلوں میں گھر کر گئی اور انہوں نے کہا یہ تو وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کی یہودی ہمیں خبر دیا کرتے تھے۔ پس بہت سے نوجوان‘‘ یہ سن کر ’’محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی سچائی سے متاثر ہوئے اور یہودیوں سے سنی ہوئی پیشگوئیاں ان کے ایمان لانے میں مؤید ہوئیں۔‘‘ مددگار ہو گئیں۔ ’’چنانچہ اگلے سال حج کے موقع پر پھر مدینہ کے لوگ آئے۔ بارہ آدمی اس دفعہ مدینہ سے یہ ارادہ کر کے چلے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو جائیں گے۔ ان میں سے دس خزرج قبیلہ کے تھے اور دو اوس کے۔ منیٰ میں وہ آپ سے ملے اور انہوں نے آپؐ کے ہاتھ پر اس بات کا اقرار کیا کہ وہ سوائے خدا کے اَور کسی کی پرستش نہیں کریں گے۔ وہ چوری نہیں کریں گے۔ وہ بدکاری نہیں کریں گے۔ وہ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے۔ وہ ایک دوسرے پر جھوٹے الزام نہیں لگائیں گے۔ نہ وہ خدا کے نبی کی دوسری نیک تعلیمات میں نافرمانی کریں گے۔

یہ لوگ واپس گئے تو انہوں نے اپنی قوم میں اَور بھی زیادہ زور سے تبلیغ شروع کر دی۔ مدینہ کے گھروں میں سے بت نکال کر باہر پھینکے جانے لگے۔ بتوں کے آگے سر جھکانے والے لوگ اب گردنیں اٹھا کر چلنے لگے۔ خدا کے سوا اب لوگوں کے ماتھے کسی کے سامنے جھکنے کیلئے تیار نہ تھے۔ یہودی حیران تھے کہ صدیوں کی دوستی اور صدیوں کی تبلیغ سے جو تبدیلی وہ نہ پیدا کر سکے اسلام نے وہ تبدیلی چند دنوں میں پیدا کر دی۔ توحید کا وعظ مدینہ والوں کے دلوں میں گھر کرتا جاتا تھا۔ یکے بعد دیگرے لوگ آتے اور مسلمانوں سے کہتے ہمیں اپنا دین سکھاؤ لیکن مدینہ کے نَومسلم نہ تو خود اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقف تھے اور نہ ان کی تعداد اتنی تھی کہ وہ سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو اسلام کے متعلق تفصیل سے بتا سکیں۔ اس لیے انہوں نے مکہ میں ایک آدمی بھجوایا اور مبلغ کی درخواست کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُصْعَبؓ نامی ایک صحابی کو جو حبشہ کی ہجرت سے واپس آئے تھے مدینہ میں تبلیغ اسلام کے لیے بھجوایا۔ مُصْعَبؓ مکہ سے باہر پہلا اسلامی مبلغ تھا۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 214 تا 216)

ایک اَور جگہ اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ ’’جب مدینہ والوں کو اسلام کی خبر ہوئی اور ایک حج کے موقعہ پر کچھ اہل مدینہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے

اور آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تو انہوں نے واپس جا کر اپنی قوم سے ذکر کیا کہ جس رسول کی آمد کا مدینہ میں رہنے والے یہودی ذکر کیا کرتے تھے وہ مکہ میں پیدا ہو گیا ہے اس پر ان کے دلوں میں رسول کریمؐ کی طرف رغبت پیدا ہو گئی اور انہوں نے دوسرے حج پر ایک وفد بنا کر آپؐ کی طرف بھجوایا اس وفد نے جب آپؐ سے تبادلۂ خیالات کیا تو آپؐ پر ایمان لے آیا اور آپؐ کی بیعت کر لی۔ چونکہ اس وقت مکہ میں آپؐ کی شدید مخالفت تھی یہ ملاقات ایک وادی میں مکہ والوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوئی اور وہیں بیعت بھی ہوئی۔ اس لیے اسے بیعت عقبہ کہتے ہیں۔'' عقبہ کا مطلب ہے کہ دشوار گزار گھاٹی یا پہاڑی، دشوار گزار پہاڑی راستہ۔ تو ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مدینہ کے مومنوں کی تنظیم کے لیے افسر مقرر کیا اور اسلام کی اشاعت کی تاکید کی اور ان کی امداد کے لیے اپنے ایک نوجوان صحابی مُصعَب ابن عمیر کو بھجوایا تا کہ وہ وہاں کے مسلمانوں کو دین سکھائیں ...... یہ لوگ جاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعوت بھی دے گئے کہ اگر مکہ چھوڑنا پڑے تو آپؐ مدینہ تشریف لے چلیں۔ جب یہ لوگ واپس گئے تو تھوڑے ہی عرصہ میں مدینے کے لوگوں میں اسلام پھیل گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور صحابہ کو مدینہ بھجوا دیا جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے......اس کے بعد ہجرت کا حکم ملنے پر آپؐ خود وہاں تشریف لے گئے اور آپؐ کے جاتے ہی بہت تھوڑے عرصہ میں وہ سب اہلِ مدینہ جو مشرک تھے مسلمان ہو گئے۔'' (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 171) (فرہنگ سیرت صفحہ 203 ''عقبہ'' از زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

ہجرتِ مدینہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مُصعَب بن عمیرؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

(الطبقات الکبریٰ الجزء الثالث صفحہ 88 مُصعَب بن عُمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت مُصعَب بن عمیرؓ غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور احد میں مہاجرین کا بڑا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔ غزوہ بدر میں مہاجرین کا بڑا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عمیرؓ کے پاس تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 89 مُصعَب بن عُمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر دوسری روایت اس طرح ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھی ہے کہ غزوۂ احد میں بھی مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصعَب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔

''آپؐ نے لشکر اسلامی کی''، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلامی کی صف بندی کی اور مختلف دستوں کے جدا جدا امیر مقرر فرمائے۔ اس موقعہ پر آپؐ کو یہ اطلاع دی گئی کہ لشکر قریش کا جھنڈا طلحہ کے ہاتھ میں ہو۔ طلحہ اس خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو قریش کے مورث اعلیٰ قُصَیّ بن کِلاب کے قائم کردہ انتظام کے ماتحت جنگوں میں قریش کی علمبرداری کا حق رکھتا تھا۔ یہ معلوم کر کے'' جب یہ پتا لگا تو'' آپؐ نے فرمایا۔ ہم قومی وفاداری دکھانے کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ سے مہاجرین کا جھنڈا لے کر مُصعَب بن عمیرؓ کے سپرد فرما دیا جو اسی خاندان کے ایک فرد تھے جس سے طلحہ تعلق رکھتا تھا۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 488)

حضرت مُصعَب بن عمیرؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ غزوۂ احد کے روز حضرت مُصعَب بن عمیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لڑ رہے تھے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آپؓ کو ابن قَمِئَہ نے شہید کیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 383، غزوہ احد، مقتل مُصعَب بن عُمیر مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

تاریخ میں آتا ہے کہ غزوۂ احد کے علمبردار حضرت مُصعَب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ غزوۂ احد کے روز حضرت مُصعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابن قَمِئَہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہو کر حضرت مُصعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائیں بازو پر جس سے آپؓ نے جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر حضرت مُصعَبؓ یہ آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ اور جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قَمِئَہ نے بائیں ہاتھ پر وار کر کے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپؓ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد ابن قَمِئَہ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مُصعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں گاڑ دیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا۔ حضرت مُصعَبؓ گر پڑے۔ اس پر بنو عبد الدار میں سے دو آدمی سُوَیبِط بن سعد بن حَرمَلَہ اور ابورُوم بن عُمیر آگے بڑھے اور جھنڈے کو ابورُوم بن عُمیر نے تھام لیا اور وہ انہی کے ہاتھ میں رہا یہاں تک کہ مسلمان واپس ہوئے اور مدینہ میں داخل ہو گئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 89 مُصعَب بن عُمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

شہادت کے وقت حضرت مُصعَبؓ کی عمر چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 176 مُصعَب بن عُمیر دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت خاتم النبیینؐ میں اس طرح لکھا ہے کہ ''قریش کے لشکر نے قریباً چاروں طرف گھیرا ڈال رکھا تھا اور اپنے پے در پے حملوں سے ہر آن دباتا چلا آتا تھا اس پر بھی مسلمان شاید تھوڑی دیر بعد سنبھل جاتے مگر غضب یہ ہوا کہ قریش کے ایک بہادر سپاہی عبداللہ بن قَمِئَہ نے مسلمانوں کے علمبردار مُصعَب بن عمیرؓ پر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے وار سے ان کا دایاں ہاتھ کاٹ گرایا۔ مُصعَبؓ نے فوراً دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا اور ابن قَمِئَہ کے مقابلہ کے لیے آگے بڑھے مگر اس نے دوسرے وار میں ان کا دوسرا ہاتھ بھی قلم کر دیا۔ اس پر مُصعَبؓ نے اپنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں کو جوڑ کر گرتے ہوئے اسلامی جھنڈے کو سنبھالنے کی کوشش کی اور اسے چھاتی سے چمٹا لیا۔ جس پر ابن قَمِئَہ نے ان پر تیسرا وار کیا اور اب کی دفعہ مُصعَبؓ شہید ہو کر گر گئے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا مگر چونکہ مُصعَبؓ کا ڈیل ڈول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا ابن قَمِئَہ نے سمجھا کہ مَیں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار لیا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکا دہی کے خیال سے ہو۔ بہر حال اس نے مُصعَبؓ کے شہید ہو کر گرنے پر شور مچا دیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار لیا ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سے اوسان بھی جاتے رہے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 493)

جنگ احد میں مسلمانوں کا جو حوصلہ تھا اس کے پست ہونے کی یہ بھی ایک بڑی وجہ ہوئی تھی لیکن بہر حال بعد میں اکٹھے بھی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت مُصعَبؓ کی نعش کے پاس پہنچے تو ان کی نعش چہرے کے بل پڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب: 24) کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْهَدُ أَنَّكُمُ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ کہ خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی اللہ کے ہاں شہداء ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کی زیارت کر لو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزِ قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت مُصعَبؓ کے بھائی حضرت ابورُوم بن عُمیر حضرت سُوَیبط بن سعد اور حضرت عامر بن ربیعہ نے حضرت مُصعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر میں اتارا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 89_90 مُصعَب بن عُمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ''احد کے شہداء میں ایک صاحب مُصعَب بن عمیرؓ تھے۔ یہ وہ سب سے پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں اسلام کے مبلغ بن کر آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں مُصعَبؓ مکہ کے نوجوانوں میں سب سے زیادہ خوش پوش اور بانکے سمجھے جاتے تھے اور بڑے ناز و نعمت میں رہتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ان کی حالت بالکل بدل گئی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے بدن پر ایک کپڑا دیکھا۔ جس پر کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپؐ کو ان کا وہ پہلا زمانہ یاد آ گیا تو آپؐ چشم پر آب ہو گئے۔ احد میں جب مُصعَبؓ شہید ہوئے تو ان کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں تھا کہ جس سے ان کے بدن کو چھپایا جا سکتا۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا اور سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سر کو کپڑے سے ڈھانک کر پاؤں کو گھاس سے چھپا دیا گیا۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 501)

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے افطار کے وقت کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ کہنے لگے کہ مُصعَب بن عمیرؓ شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ وہ ایک ہی چادر میں کفنائے گئے۔ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر کھل جاتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ حمزہ شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ان کے بعد وہ کہنے لگے ہمیں دنیا کی وہ کشائش ہوئی جو ہوئی یا یوں کہا کہ ہمیں دنیا سے وہ کچھ دیا گیا جو دیا گیا اور ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ جلدی ہی نہ مل گیا ہو۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب اذا لم یوجد الا ثوب واحد حدیث 1275)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ: 22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو متانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ: 58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کا سلوک ان کے سامنے آ گیا جس کی وجہ سے وہ جذباتی ہو گئے کہ ایسی کشائش ہمیں مل گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہیں بدلہ نہ دے دیا ہو یہ نہ ہو کہ وہاں جا کے ہمیں کچھ نہ ملے۔

حضرت خَبَّابؓ بن اَرَتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وطن چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی ہم چاہتے تھے اور ہمارا بدلہ اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو مر گئے اور انہوں نے اپنے بدلے سے کچھ نہیں کھایا۔ انہی میں سے حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ بھی ہیں اور ہم میں ایسے بھی ہیں جن کا میوہ پک گیا اور وہ اس میوے کو چن رہے ہیں۔ حضرت مُصْعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور ہمیں صرف ایک ہی چادر ملی جس سے ہم ان کو کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر کھل جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا۔ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب اذا لم یجد کفنا الا ما یواری راسہ...... حدیث 1276)

ترمذی کی ایک روایت ہے حضرت علی بن ابو طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجیب رفیق عنایت فرمائے ہیں یا فرمایا کہ نقباء عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں تو ہم نے عرض کیا وہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے، جعفر اور حمزہ، ابوبکر، عمر، مُصْعَب بن عُمیر، بلال، سلمان، مقداد، ابوذر، عمّار اور عبداللہ بن مسعود۔

(سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث 3785)

حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد کہا کرتے تھے کہ حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ جب ایمان لائے اس وقت سے غزوۂ احد میں شہید ہونے تک میرے دوست اور ساتھی رہے۔ وہ ہمارے ساتھ دونوں ہجرتوں میں حبشہ گئے۔ مہاجرین میں وہ میرے رفیق تھے۔ میں نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ خوش اخلاق ہو اور ان سے کم جس سے اختلاف ہو۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 87 مُصْعَب بن عُمیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ احد کے بعد مدینہ لوٹے تو آپؐ کو حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ کی بیوی حضرت حَمْنَہ بنت جَحْش ملیں۔ لوگوں نے انہیں ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت کی خبر دی۔ اس پر انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں ان کے ماموں حضرت حمزہ کی شہادت کی خبر دی۔ اس پر انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ پھر لوگوں نے انہیں ان کے خاوند حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ کی شہادت کی اطلاع دی۔ اس پر وہ رونے لگیں اور بے چین ہو گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لیے اس کے خاوند کا ایک خاص مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 396، غزوہ احد مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

ایک دوسری روایت میں حضرت حَمْنَہ بنت جحش کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ تمہارا بھائی شہید کر دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا اللہ اس پر رحم کرے اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ لوگوں نے کہا تمہارے خاوند بھی شہید کر دیے گئے ہیں وہ کہنے لگیں ہائے افسوس! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو خاوند سے ایسا تعلق ہے جو کسی اَور سے نہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی البکاء علی المیت حدیث 1590)

یہ واقعہ ایک خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے انداز میں بھی بیان فرمایا ہے جس میں حضرت مُصْعَب بن عمیرؓ کی شہادت کا واقعہ اور ان کی شہادت پر ان کی بیوی کے جو جذبات تھے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اس طرح آپؒ فرماتے ہیں کہ وہ صحابہ یا صحابیات جن کے اقرباء کی تعداد ایک سے زیادہ ہوتی ان کو ٹھہر ٹھہر کر اس انداز میں خبر دیتے کہ صدمہ یکلخت دل کو مغلوب نہ کر لے۔ چنانچہ جس وقت حضور کی خدمت میں حضرت عبداللہ کی بہن حمنہ بنت جحش حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا اے حمنہ! تو صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کس کے ثواب کی؟ آپؐ نے فرمایا اپنے ماموں حمزہ کی۔ تب حضرت حمنہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ھَنِیْئًا لَہُ الشَّھَادَۃَ۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ اے حمنہ! صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ اس نے عرض کی کہ یہ کس کے ثواب کی۔ آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی عبداللہ کی۔ اس پر حمنہ نے پھر یہی کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ ھَنِیْئًا لَہُ الشَّھَادَۃَ۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے حمنہ! صبر کر اور خدا سے ثواب کی امید رکھ۔ انہوں نے عرض کیا حضور یہ کس کے لیے؟ فرمایا مُصْعَب بن عمیرؓ کے لیے۔ اس پر حمنہ نے کہا ہائے افسوس! یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واقعی شوہر کا بیوی پر بڑا حق ہے کہ کسی اَور کا نہیں۔ اس سے پوچھا مگر تو نے ایسا کلمہ کیوں کہا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے اس کے بچوں کی یتیمی یاد آ گئی تھی جس سے میں پریشان ہو گئی اور پریشانی کی حالت میں یہ کلمہ میرے منہ سے نکل گیا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مُصْعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے حق میں یہ دعا کی کہ اے اللہ! ان کے سرپرست اور بزرگ ان پر شفقت اور مہربانی کریں اور ان کے ساتھ سلوک سے پیش آویں۔

(ماخوذ از خطابات طاہر قبل از خلافت صفحہ 363)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ اچھا سلوک رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی۔ یہاں حضرت مُصْعَبؓ کا ذکر ختم ہوا۔ ان شاء اللہ آئندہ اگلے صحابی کا ذکر ہو گا۔

آج کل جو کورونا وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اب مَیں چند باتیں اس کے بارے میں بھی کہہ کر احباب کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے حکومتوں کے اعلان ہو رہے ہیں۔ ان احتیاطی تدابیر پر ہمیں، سب کو عمل کرنا چاہیے۔ بعض ہومیوپیتھی دوائیاں بہت شروع میں مَیں نے ہومیوپیتھ سے مشورہ کر کے بتائی تھیں جو حفظِ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی۔ ان کو استعمال کرنا چاہیے۔ یہ ایک ممکنہ علاج ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد علاج ہے یا اس وائرس کا ہومیوپیتھک کو پتا ہے۔ یہ ایسی وائرس ہے جس کا کوئی علم نہیں لیکن اس کے قریب ترین اس قسم کی بیماری کا جو ممکنہ علاج ہو سکتا تھا اس کے مطابق یہ دوائیاں تجویز کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں شفا بھی رکھے۔ اس لیے استعمال کرنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ہی احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں جیسا کہ اعلان ہو رہے ہیں۔

اس بارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجمعے سے بچیں۔ مسجد میں آنے والوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ اگر ہلکا سا بھی بخار ہے، جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکیں نزلہ وغیرہ ہے تو پھر مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔ مسجد کے بھی کچھ حقوق ہیں اور یہ مسجد کا حق ہے کہ وہاں کوئی ایسا شخص نہ آئے جس سے دوسرے متاثر ہو سکتے ہوں۔ کسی بھی لگنے والی بیماری کا مریض جو ہے اس کو مسجد میں آنے سے بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ ویسے تو عمومی طور پر بھی اور آج کل خاص طور پہ چھینک لیتے وقت بھی ہر ایک کو چاہیے کہ چھینک لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھے یا منہ پر رومال رکھنا چاہیے۔ بعض نمازی بھی یہ شکایت کرتے ہیں کہ بعض لوگ ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے چھینکتے ہیں اور منہ کے سامنے نہ ہاتھ رکھتے، نہ رومال رکھتے ہیں اور پھر اتنی زور سے چھینک ہوتی ہے کہ اس کے چھینٹے ہم پر بھی پڑ جاتے ہیں تو یہ جو ساتھ کے نمازی ہیں ان کا بھی حق ہے اس لیے ہر ایک کو، نمازیوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور آج کل جیسا کہ میں نے کہا خاص طور پر اسکی احتیاط کی ضرورت ہے۔ آج کل جو ڈاکٹرز احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔ ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پر سینیٹائزر (sanitizer) لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں لیکن مسلمانوں کے لیے، ہمارے لیے اگر کوئی پانچ وقت کا نمازی ہے اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہے ہیں، ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اور اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو یہ صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جو سینیٹائزر کی کمی بھی پورا کر دیتا ہے۔ آج کل کیونکہ مارکیٹ سے سینیٹائزر بھی سنا ہے غائب ہو چکے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے پینک (panic) میں سب کچھ خرید لیا ہے، دکان کے شیلف خالی ہیں اور خاص طور پہ ایسی چیزیں جو اس کام کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔ بہرحال جو وضو ہے اور اگر صحیح طرح وضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور انسان جب وضو کرے گا اور پھر نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور پھر آج کل تو خاص طور پر دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لیے اس طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہیے۔ مسجدوں کے حق کے بارے میں مَیں نے ذکر کیا تو یہ بھی ذکر کر دوں کہ خاص طور پر سردیوں میں بھی اور عام بھی مسجد میں آنے والوں کو جو جرابیں پہن کے آتے ہیں جرابیں بھی روزانہ تبدیل کرنی چاہئیں اور دھونی چاہئیں۔ اگر جرابوں میں سے، پیروں میں سے بو آ رہی ہو تو ساتھ کھڑے نمازیوں کے لیے تکلیف کا باعث بنتی ہے یا جو پیچھے نمازی ہے صف میں سجدہ کر رہا ہے اس کے لیے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اس بارے میں احتیاط کرنی چاہیے۔ حکم تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بو والی چیز مثلاً لہسن پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔

(سنن ابو داؤد کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الثوم حدیث 3823)

بعض دفعہ ڈکار وغیرہ بھی آتے ہیں یا ویسے منہ سے بو آتی ہے اس کی وجہ سے دوسرے جو نمازی ہیں ان کی طبیعت پہ یہ گراں گزرتا ہے اور نمازیوں کے لیے اور مسجد کے ماحول کے لیے بھی یہ تکلیف دہ صورت حال ہو جاتی ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ مسجد میں آؤ تو خوشبو لگا کر آیا کرو۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الدھن للجمعۃ حدیث 883) بلکہ اتنی احتیاط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا گوشت لے کر مسجد کے اندر سے بھی نہ گزرو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المساجد باب ما یکرہ فی المساجد حدیث 748) کجا یہ کہ انسان وہاں بیٹھا ہو۔ پس جسم کی صفائی اور فضا کی صفائی بھی ایک نمازی کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہیے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے اور اس لیے اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹر سے تسلی بھی کروا لیں کہ یہ کس قسم کی بیماری ہے لیکن ایک دو دن پرہیز کرنا بھی بہتر ہے۔

پھر یہ ہے کہ آج کل کہا جا رہا ہے مصافحوں سے پرہیز کرو۔ یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ کوئی پتا نہیں کس کے ہاتھ کس قسم کے ہیں۔ اس لحاظ سے گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے، محبت بڑھتی ہے لیکن آج کل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اب دنیا دار جو ہیں جو پہلے شور مچایا کرتے تھے وہ بھی مصافحے نہیں کرتے۔ عورتوں سے مصافحے نہیں کرتے۔ مردوں سے مصافحے نہیں کرتے۔ ان کے بھی لطیفے بننے لگ گئے ہیں۔ اب جرمنی کی چانسلر جو ہے اس سے اس کے وزیر نے مصافحے سے انکار کر دیا اور اس پر ایک لطیفہ بنا ہوا ہے۔ یہاں بھی ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم جو یہ مصافحے کر رہے ہیں کورونا وائرس کی وجہ سے ہم اس سے بچ رہے ہیں اور یہ بڑا اچھا ہے کیونکہ ہماری تو روایت ہی یہ نہیں کہ مصافحے کریں۔ ہماری تو روایت یہ ہے کہ سلیوٹ کیا کرتے تھے یا سر پر سے ہیٹ اتار کے جھکا کرتے تھے۔ تو یہ رواج جو پڑ گیا ہے۔ پھر اس نے یہاں تک بھی یہ کہہ دیا کہ عورتوں کو ہم مصافحے کرتے ہیں بلکہ گلے مل کے kiss کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ بھی ہمیں پتا نہیں کہ عورت کو پسند بھی ہے کہ نہیں اور بلا وجہ ہم زبردستی یہ ساری حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بات تو ماننے کو تیار نہیں تھے لیکن اس بیماری نے، اس وبا نے ان کو کم از کم اس طرف توجہ دلا دی ہے۔ اللہ کرے خدا تعالیٰ کی طرف بھی ان کی توجہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو اختلاف تھا جب ہم کہتے تھے اور بڑے پیار سے کہتے تھے کہ اس طرح عورت مرد کا سلام کرنا، مصافحہ کرنا ہمیں منع ہے تو اس پر ان کے بڑے شور تھے لیکن اب سنا ہے اکثر محکموں میں اور مختلف جگہوں پہ بھی یہ لوگ انکار کرتے ہیں اور بڑے rude طریقے سے کرتے ہیں۔ ہم تو پھر پیار سے اور بڑی نرمی سے کہا کرتے تھے کہ یہ ہماری تعلیم ہے لیکن اب یہ کورونا وائرس کے ڈر سے اس حد تک محتاط ہو گئے ہیں کہ وہاں اخلاق کا بھی کوئی پاس نہیں ہے۔ بہرحال اس وبا نے اس لحاظ سے کچھ حد تک ان کی اصلاح کر دی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ کرے کہ یہ اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد مختلف قسم کی وبائیں، امراض، زلزلے، طوفان بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بد اثرات سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیے اور دنیا کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیا داری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے بھی ہوں۔

اب اس کے بعد مَیں بعض جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ عزیزم تنزیل احمد بٹ کا ہے جو عقیل احمد بٹ صاحب کے بیٹے تھے۔ یہ چھوٹا بچہ گیارہ سال کا تھا۔ ستائیس فروری 2020ء کو اس کی وفات ہوئی۔ وفات کیا ہے میرے نزدیک تو یہ شہادت ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ تنزیل احمد بٹ شاہدرہ کالونی دہلی گیٹ لاہور کو اس کی ہمسائی خاتون نے 27/فروری کو ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مولویوں کے فتووں نے وہاں پاکستان میں احمدیوں کو کسی بھی بہانے سے قتل کرنا بڑا آسان بنا دیا ہے۔ یہ قتل بھی اس کا نتیجہ ہے اور اس لحاظ سے مَیں تو اس عزیز کو شہداء میں شامل کرتا ہوں۔ وجہ جو بھی ہوئی لیکن اس کے پیچھے احمدیت کا جو ایک بغض ہے وہ بہرحال ہے اور معصوم بچہ تھا۔ اب تک جو رپورٹیں ملی ہیں اس کے مطابق اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔

اس وقوعے کی تفصیلات کے مطابق عزیزم تنزیل احمد بٹ کی والدہ نے مؤرخہ 27/فروری کو اسے ہمسایوں کے گھر سے اپنی چھوٹی بہن کی گڑیا لانے کے لیے بھجوایا جو وہ وہاں چھوڑ آئی تھی۔ حالانکہ اس گھر میں آنا جانا بھی تھا۔ کیا محرک ہوا اللہ بہتر جانتا ہے۔ ایک دن پہلے وہاں چھوڑ آئی تھی تو اس کو بھجوایا کہ جا کے اس کی گڑیا لے آؤ۔ کافی انتظار کے بعد جب وہ بچہ واپس نہ آیا تو والدہ خود ہمسائے کے گھر گئیں۔ پہلے تو ہمسایوں نے دروازہ نہیں کھولا اور کافی دیر کے بعد دروازہ کھولا تو بچے کے بارے میں پوچھنے پر ہمسائی نے بتایا کہ وہ گڑیا لے کر واپس چلا گیا ہے۔ اس پر عزیزم کی والدہ نے اپنے خاوند عقیل صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے فوری طور پر جماعتی انتظامیہ کے ساتھ مل کر بچے کی تلاش شروع کی اور پولیس میں بھی رپورٹ درج کرا دی۔ پھر جب گلی کے سی سی ٹی وی کیمرے پر دیکھا گیا تو اس میں بچہ ہمسایوں کے گھر جاتا ہوا تو نظر آیا لیکن واپس نہیں نکلا۔ اس پر پولیس کی مدد سے گھر کی تلاشی لی گئی تو ایک ٹرنک میں سے بچے کی لاش برآمد ہوئی جس پر پولیس نے بتایا کہ ان کو قاتلہ عورت کے خاوند نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس کی بیوی نے بچے کو قتل کر کے لاش ٹرنک میں چھپا دی ہے۔ اس خاتون نے مالک مکان کے لڑکے کے ساتھ مل کر اس بچے کو قتل کیا تھا جس کا اب اس نے اعتراف بھی کر لیا ہے۔

عزیزم تنزیل احمد بٹ 20/نومبر 2009ء کو لاہور میں پیدا ہوا۔ وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھا۔ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کا فعال رکن تھا۔ جماعتی پروگرام میں باقاعدگی سے شامل ہوتا تھا۔ اپنی کلاس کے ذہین طلباء میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ چوتھی کلاس کا، چہارم کا طالب علم تھا۔ اور وفات کے بعد جب اس کا رزلٹ آیا تو 750 میں سے 729 نمبر لے کر کلاس میں یہ بچہ فرسٹ آیا تھا۔ عزیزم کی والدہ نے بتایا کہ تنزیل میرے بچوں میں سے سب سے زیادہ فرمانبردار تھا اور کوئی بھی کام کرنا ہو تو ہمیشہ پہلے مجھ سے اجازت لے کر کیا کرتا تھا۔ اگر کوئی ہمسایہ اور عہدیدار بھی اسے کوئی کام کہتا تو فوراً کام کرتا۔ کبھی انکار نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ قتل کرنے والی ہمسائی بھی اس سے بعض اوقات کام لیتی تھی اور یہ اس کی ہمیشہ فرمانبرداری کرتا تھا اور اس کے کام کرتا تھا۔ سکول کے اساتذہ اور جماعتی عہدیداران بچے سے بہت خوش تھے۔ ہمیشہ اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام باقاعدہ دیکھنے والا تھا خاص طور پر بچوں کے پروگرام اور خطبات سننے والا تھا۔ نماز کی ادائیگی کے لیے بڑی باقاعدگی سے مسجد جاتا تھا۔ اگر کبھی اس کے والد فیکٹری سے تھکے ہوئے واپس آتے اور مسجد جانے کے لیے ذرا سستی دکھاتے تو عزیزم ان کو زبردستی اصرار کر کے مسجد لے کے جایا کرتا تھا۔ عزیزم مرحوم نے پسماندگان میں اپنے والد عقیل احمد بٹ، والدہ نائلہ عقیل اور چار بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیار کی آغوش میں جگہ دے اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ماں باپ کو بھی صبر اور سکون عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کا ہے جو ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے تھے۔ یہ 16 فروری کو راولپنڈی میں 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب 1931ء میں ضلع گجرات کے ایک انتہائی مخلص خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ابتدائی تعلیم انہوں نے قادیان سے حاصل کی۔ بریگیڈیئر صاحب نے 1947ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔1952ء میں پاکستان کی ملٹری اکیڈمی کے sixth long course میں پاک فوج میں کمیشن لیا۔1982ء میں فوج سے بحیثیت بریگیڈیئر ریٹائر ہوئے۔ پھر ایک لمبا عرصہ تک اسلام آباد کے پالیسی انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ کے طور پر ملک کی خدمت کی توفیق پائی۔اس طرح آپ کو چھیاسٹھ سال تک ملک کی خدمت کی توفیق ملی۔

جماعتی خدمات بریگیڈیئر صاحب کی یہ ہیں کہ 2012ء میں ان کو مَیں نے جماعت راولپنڈی کا امیر مقرر کیا تھا اور 9/فروری 2020ء تک ان کو بطور امیر راولپنڈی شہر اور ضلع خدمت کی توفیق ملی۔1979ء میں آپ کا تبادلہ راولپنڈی میں ہوا۔سولہ سال تک نائب امیر اور سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر اور ضلع کی خدمات کی توفیق ملی۔فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر اور مجلس شوریٰ کی متعدد کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ بریگیڈیئر صاحب مرحوم بہت مخلص تھے۔اخلاص کے ساتھ خدمت دین بجالاتے تھے۔ملنسار،شفیق،خدمت خلق کرنے والے اور ضرورت مند کے کام دل جمعی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔خدمت دین کے معاملات میں بڑے بااصول اور وقت کے پابند تھے۔خود بھی سرعت سے خدمات کرتے تھے اور اپنے رفقائے کار کو بھی اس کی تلقین کرتے اور دین کے کاموں میں بلکہ کسی کام میں بھی سستی برداشت نہیں کرتے تھے۔اپنی عاملہ کے ممبران کو جو کام تفویض کرتے، وقت آنے پر ان کا فالو اَپ (follow up) ضرور کرتے۔ بہت دعا گو،عبادت گزار اور خلافت سے محبت کرنے والے مخلص وجود تھے۔آخر عمر تک آپ کی یادداشت بھی بڑی اچھی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق تھے اور اپنے احمدی ہونے پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم اور حدیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ آپ کے سرھانے موجود رہا کرتی تھیں۔ ان کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔غرباء اور ضرورت مندوں کی فراخ دلی اور خاموشی سے مالی اعانت کیا کرتے تھے۔خصوصاً بیواؤں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت زیادہ فکرمند ہوتے تھے اور ہر وقت مدد کے لیے تیار رہتے تھے۔اور اعانت بھی اتنی کرتے تھے کہ کئی افراد اور خاندان آپ کی مستقل مالی اعانت سے مستفیض ہو رہے تھے۔ایک شخص نے یہ بھی لکھا کہ اس کی دکان جل گئی نقصان ہوا تو خاموشی سے ایک رقم مجھے دی اور کہا کہ کبھی بعد میں اس کا ذکر نہ کرنا۔ پھر گھر جا کے اس نے کھولا تو وہ رقم دو لاکھ روپیہ تھی اور جب کاروبار ٹھیک ہو گیا اور اس نے واپس کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا میں نے اس لیے دیا ہی نہیں تھا۔

طاہر محمود صاحب جو مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی ہیں لکھتے ہیں کہ امیر صاحب انتہائی دھیمے مزاج کے مالک تھے۔رحم دل،کم گو اور انتہائی دعا گو تھے۔ جمعے کے دن جمعے سے کافی پہلے ایوانِ توحید میں تشریف لے آتے اور انتہائی تضرّع اور ابتہال سے نوافل ادا کرتے۔جلدی جلدی نماز ادا کرنے والوں کو قادیان کے صحابہ اور بزرگوں کے واقعات سناتے جہاں انہوں نے تربیت حاصل کی۔ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے والوں پر خوشنودی کا اظہار کرتے۔ مسنون دعاؤں اور تسبیحات کی طرف توجہ دلاتے۔خود بھی دعا کرنے والے اور لمبی نماز پڑھنے والے تھے اور لوگوں کو نماز کی طرف خاص توجہ دلانے والے تھے۔ضرورت مندوں، دوستوں کی مدد کرنے والے تو ہر ایک نے لکھا ہے۔اگر کوئی شکریہ بھی ادا کرتا تو اس سے بھی منع کرتے تھے۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے تو عشق تھا اور ان کتب کے معارف کا میٹنگ میں ذکر کیا کرتے تھے۔فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ ناصر شمس صاحب جو وہاں فضل عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری ہیں وہ لکھتے ہیں کہ 2011ء کے اوائل سے 2019ء

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

کے آخر تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر رہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تمام اجلاسات میں باوجود پیرانہ سالی اور کمزوریٔ صحت کے بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے۔آپ کی دعا اور صائب مشوروں سے بھرپور رہنمائی ایک دہائی تک ہمیں میسر رہی۔مرحوم بے حد مخلص،تقویٰ شعار اور خلافت کے ساتھ سچے وفادار خادم سلسلہ تھے۔ایک خاص خوبی جس کا کہتے ہیں میں نے خود مشاہدہ کیا وہ تعلق باللہ اور بہت خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنا تھا۔اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ڈاکٹر حمید الدین صاحب ابن محمد دین صاحب کا ہے جو 121 ج ب گوکھووال،فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ 29/فروری 2020ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد محترم محمد الدین صاحب اور دادا محترم فتح الدین صاحب آف ہرسیاں ضلع گورداسپور کے اکٹھے بیعت کرنے سے آئی تھی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں بیعت کی تھی۔مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی۔آپ کی والدہ کے حقیقی چچا حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔عیسائیت کے وہ مشہور عالم تھے اور لمبا عرصہ تک مدرسہ احمدیہ قادیان کے استاد بھی رہے۔تقسیم ہند کے بعد مرحوم کا خاندان فیصل آباد آ کے آباد ہو گیا۔ پیشے کے لحاظ سے ڈسپنسر تھے اور اس حوالے سے ان کو پورے علاقے میں انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ضرورت مندوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ بڑے سادہ مزاج،متقی،بچپن سے نماز روزوں کے پابند تھے۔شعائر اللہ کا احترام کرنے والے تھے۔خلافت سے محبت کرنے والے نہایت شفیق،متوکل علی اللہ،ایک ایمان دار اور دیانت دار انسان تھے اور کبھی کسی کو کسی بات کا انکار نہیں کرتے تھے۔ایک خیر خواہ اور سب کی مدد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر انہوں نے خدمت کی بھی توفیق پائی۔ان کے ایک بیٹے کریم الدین شمس صاحب مربی سلسلہ آج کل تنزانیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو کہ میدان عمل میں مصروف ہونے کی وجہ سے آپ کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔آپ کے داماد مربی سلسلہ اور ایک داماد معلم سلسلہ ہیں۔ایک نواسہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ شاہد کا طالب علم ہے۔اسی طرح کئی پوتے پوتیاں،نواسے نواسیاں وقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ان کی نسلوں میں بھی ان کو وفا کے ساتھ اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین،صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی،کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد،امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر،صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5/مئی 2012ء بحوالہ اخبار بدر 1/مارچ 2018)

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

☆ ڈاکٹر کوہلر (Koehler.Dr) صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ آپ کے امام کتنے کھلے دل کے انسان ہیں اور یہی خوبی ہے جس کی وہ تلقین کر رہے تھے کہ انسانی قدروں کے قیام کے لیے اپنے دلوں کو کھولنا پڑے گا اور تحفظات دور کرنے ہوں گے اور آپ کی جماعت کے افراد بہت ہی نیک اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ میں بھی اپنے ہسپتال میں کوشش کرتی ہوں کہ بین المذاہب ہم آہنگی بڑھے اور لوگوں کو روحانیت سے سکون حاصل ہو۔ یہی سکون و امن مجھے آج کی تقریب میں دیکھنے کو ملا ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ مجھے یہاں شامل ہونے کا موقع ملا۔

☆ ہارالڈ بیونزل (Harald Boensel) صاحب کہتے ہیں۔ حضور نے اپنی تقریر بہت ہی خوبصورت رنگ میں پیش کی اور میں نے اس تقریر سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم سب میں جو باتیں مشترک ہیں ان کو سامنے لایا گیا ہے اور دیر پا امن کے قیام کیلئے انسانیت کی قدر مشترک کے ذریعے ایک دوسرے کے قریب آنے کا راستہ کھولا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے بارے میں ہمارا جو عام طور پر تصور ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اور ہمیں اسلام کو امام جماعت احمدیہ کے بیان کردہ نکات کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

☆ سونجا شمٹ (sonja Schmidt) صاحبہ کہتی ہیں۔ میں حضور کی تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ آپ نے وہ باتیں فرمائیں جو میری روح میں موجود تھیں۔ آپ نے ان روحانی حقائق کو اجاگر بھی کیا اور ان کا آج کے جدید زمانے میں قابل عمل ہونا بھی ثابت کر کے دکھایا ہے۔ میں اگرچہ ایک عیسائی ہوں مگر میں خود کو مسلمانوں کی طرح ہی اس تقریر کا مخاطب سمجھتی ہوں۔

☆ ایک خاتون مس پیو (Miss Peiv) صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ مجھے آپ کے خلیفہ ایک حیران کن وجود لگے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں کچھ وقت کے لیے یہاں رہوں گی اور جلدی واپس چلی جاؤں گی کیونکہ میرے چار بچے ہیں اور میری بہن آج ان کا خیال رکھ رہی ہے۔ مگر اب میں نے اسے message کر دیا ہے کہ میں کچھ زیادہ دیر یہاں رہوں گی کیونکہ میں حضور کی مکمل تقریر سننا چاہتی ہوں۔ ان کی موجودگی میں اٹھ کے جانا ممکن نہیں ہے۔

☆ ایک استاد بین ایلم (Ben Elm) صاحب کہتے ہیں: میں حضور کے خطاب سے بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ آپ نے کوئی پہلے سے تیار شدہ تقریر نہیں پڑھ کے سنائی بلکہ دوسرے مہمانوں کی تقاریر کو بھی اپنی تقریر میں شامل کیا۔ امن کا جو پیغام اور مذاہب کی جو ذمہ داریاں آپ کے خلیفہ نے اپنی تقریر میں بیان کی ہیں، وہی معاشرے میں حقیقی امن کی ضمانت ہیں۔

☆ جرمنی کے مشہور ٹی وی اور ریڈیو اسٹیشن کی ایڈیٹر مس کلوسٹر من (Miss Klostermann) اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: آپ کے خلیفہ کے الفاظ علم و حکمت سے بھرے ہوئے تھے۔

☆ ایک سیاسی نمائندہ (Elvira Mihm) صاحبہ کہتی ہیں: مجھے یہ سارا پروگرام بہت ہی پسند آیا ہے۔ آپ کے خلیفہ ایک مسحور کن شخصیت کے مالک ہیں اور ان کو دیکھ کر ایک خاص طرح کی تعظیم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کا خطاب بھی ان کی ذات سے ہم آہنگ تھا۔

☆ تھومین (Thomain) صاحبہ کہتی ہیں: میں نے خلیفہ کے وجود کو ایک روحانی تاثیر رکھنے والا وجود پایا اور سارے پروگرام میں مجھ پر یہی تاثر غالب رہا۔ مجھے حضور کا وجود ایک بہت ہی آرام دہ احساس دلاتا رہا اور ان کی تقریر بھی میرے لیے معاشرتی تجزیہ اور جدید دور میں انسانی قدروں کی اہمیت اجاگر کرنے والی تھی۔ خاص طور پر یہ بات کہ وہ دوسروں کی تقاریر کو اپنی تقریر میں شامل کرتے رہے اور ان کے بیان کردہ نکات کی اہمیت کو بھی اپنی تقریر کا حصہ بنایا۔

☆ دانی لا اوٹروائن (Daniela Otterwein) صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: مجھے حضور بہت ہی اچھے لگے اور میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی کہ آپ کتنے عظیم انسان ہیں۔ ایک ایسی شخصیت جس سے نور ہی نور ظاہر ہو رہا ہے۔ مجھے اس سے قبل اسلام کا کوئی علم نہیں تھا۔ میرے لیے آپ ہی کی ذات اسلام کا پہلا تعارف ہے، جو مجھے بہت پر کشش لگا۔

☆ ایک مہمان جو کہ پیشہ کے لحاظ سے استاد ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں: اسلام کو بالکل اس طرح کے لیڈر کی ضرورت ہے تا کہ تمام مذاہب میں لڑائیاں ختم کی جائیں۔ آپ کے خلیفہ صرف لیڈر نہیں ہیں بلکہ ایک بہت پڑھے لکھے شخص معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے انٹرنیٹ سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور آپ ایک بہت اچھے مقرر بھی ہیں۔

☆ ایک مہمان اولیور وائسن بیرگر (Oliver Weissen berger) صاحب کہتے ہیں: میں بہت متاثر ہوا ہوں اور ہماری میز بانی بہترین طریق پر کی گئی۔ امام جماعت احمدیہ کی شخصیت بہت متاثر کن تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ میں آج یہاں پر موجود تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے قابل ستائش امن کا پیغام دیا ہے جس کی اس وقت دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ اس سے قبل میرا یہ تاثر تھا کہ اسلام دوسرے مذاہب سے رواداری کا سلوک نہیں کرتا مگر خلیفہ نے اس بات کو مکمل طور پر رد فرمایا ہے اور دلیل کے ساتھ اپنا موقف پیش کیا ہے۔

......☆......☆......☆......

21/اکتوبر 2019ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے بیت السبوح تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق بیت السبوح فرینکفرٹ سے برلن کیلئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کیلئے مسجد کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں تعلیم الاسلام کالج ربوہ اولڈ سٹوڈنٹس کی انتظامیہ اور تاریخ کمیٹی و انتظامیہ اخبار احمدیہ جرمنی نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد بیت السبوح کے بیرونی احاطہ میں جمع تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت احباب کے درمیان تشریف لے آئے اور قریباً 10 منٹ احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ اس دوران بچیاں گروپ کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھتی رہیں اور خواتین شرفِ زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مختلف احباب سے گفتگو فرمائی۔

بیت السبوح کے کچن میں کام کرنے والے ایک نوجوان خالد کے ہاتھ کی ایک انگلی پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں درد ہوتی تھی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کے ہاتھ کو پکڑ کر ہاتھ کے مختلف حصوں میں اپنی انگلی رکھ کر پوچھا کہ یہاں درد ہوتی ہے یا یہاں درد ہوتی ہے اور پھر موصوف کیلئے ہومیو نسخہ بھی تجویز فرمایا۔

بعد ازاں 11 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ برلن کیلئے روانہ ہوا۔

یہاں بیت السبوح (فرنکفرٹ) سے برلن کا فاصلہ 550 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق 325 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد 2 بجکر 30 منٹ پر علاقہ Osterfeld میں واقع ہوٹل Amadeus میں تشریف آوری ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 بجے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد 4 بجکر 15 منٹ پر یہاں سے آگے برلن کیلئے روانگی ہوئی یہاں سے برلن کا فاصلہ 225 کلومیٹر تھا۔ قریباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد 6 بجکر 45 منٹ پر ''مسجد خدیجہ'' برلن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد دوپہر کے بعد سے ہی مسجد پہنچنا شروع ہو گئی تھی اور حضور انور کی آمد پر مسجد اور مشن ہاؤس کا بیرونی احاطہ احباب سے بھرا ہوا تھا۔ اَھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت برلن حافظ اسامہ احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ برلن سعید احمد عارف صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد خدیجہ برلن شہر کے علاقہ Pankow میں واقع ہے اور برلن شہر کا یہ علاقہ سابقہ مشرقی جرمنی میں شامل تھا۔ مسجد خدیجہ کا سنگِ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 2/جنوری 2007ء کو رکھا تھا اور مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد 17/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

اس مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے 2 ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 168 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 9 میٹر ہے۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ اسی احاطہ میں ایک رہائشی حصہ اور دفاتر تعمیر کیے گئے ہیں۔ رہائشی حصہ میں ایک 4 کمروں کی رہائش گاہ، اس کے علاوہ 2 کمروں کی رہائش گاہ اور ایک کمرہ مہمان خانہ شامل ہے، اس کے علاوہ 4 دفاتر، ایک لائبریری اور ایک کانفرنس روم شامل ہے۔ یہاں بڑے جماعتی کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔

یہ تاریخی مسجد 1.7 ملین یورو میں مکمل ہوئی تھی اور اس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کیے تھے اور اس مسجد کا ڈیزائن محترمہ مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا تھا۔ یہ مسجد صرف خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ 1.3 ملین یورو کا خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے برداشت کیا تھا جبکہ بقیہ 4 لاکھ یورو میں سے بڑا حصہ لجنہ اماء اللہ یوکے نے ادا کیا تھا۔ یہ 2 منزلہ مسجد دور سے نظر آتی ہے اور اس کا بلند مینار اور گنبد لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 بجے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

شہر برلن 1183ء سے دریائے Spree کے کنارے آباد ہے۔ 892 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر مشتمل اس شہر کی آبادی 3.4 لین ہے۔ 1871ء میں اس شہر کو پہلی بار جرمنی کے دارالحکومت کا درجہ حاصل ہوا۔ دوسری جنگِ عظیم میں اس شہر کی آبادی 4.3 ملین تھی جس میں سے 2.8 ملین لوگ زندہ بچے اور 6 لاکھ مکانات تباہ ہوئے۔ دیوار برلن کی تعمیر سے یہ شہر 2 حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ایک حصہ روس کے زیرِ اثر آ گیا جو مشرقی جرمنی کہلاتا تھا۔ 10/نومبر 1989ء کو دیوارِ برلن گرائی گئی اور یوں برلن کے دونوں حصے اکٹھے ہو گئے۔

یہاں ''مسجد خدیجہ'' اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ مسجد شہر کے اس حصہ میں تعمیر ہوئی ہے جو روس کے زیرِ اثر تھا اور اس تاریخی مسجد کی تعمیر کا چرچا دنیا بھر کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے کیا تھا۔

......☆......☆......☆......

22/اکتوبر 2019ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر مسجد خدیجہ برلن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ممبران پارلیمنٹ اور
مذہبی وسیاسی شخصیات کی حضور انور سے ملاقات

جرمن نیشنل پارلیمنٹ کے قریب، امریکی و برطانوی سفارت خانوں اور جرمنی کی پہچان برانڈن برگ دروازے (Brandenburg Gate) سے چند قدم دور واقع ہوٹل Adlon Kempinski میں ایک اہم تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں بڑی تعداد میں ممبران پارلیمنٹ اور دیگر اعلیٰ حکومتی حکام اور متعدد سیاسی اور مذہبی شخصیات شرکت کر رہی تھیں۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ سے روانہ ہوئے اور چھ بجے اس ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق Mr Niels Annen جو کہ منسٹر آف سٹیٹ اور ڈپٹی فارن منسٹر ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی۔

موصوف کے ساتھ دو ممبرانِ پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک Mr Frank Heinrich جو کہ ہیومن رائٹس کے spokesperson ہیں اور دوسرے Mr Omid Nourpour جو کہ فارن افیئرز کے spokesperson ہیں۔

☆ منسٹر آف سٹیٹ Niels Annen نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں آنا اور حضور انور کا خطاب سننا میرے لیے باعث اعزاز ہے۔ میں ہمبرگ میں ایک ضلع کی نمائندگی کرتا ہوں جہاں جماعت احمدیہ بہت فعال ہے۔ احمدیوں کے ساتھ میرا بہت اچھا تعلق رہا ہے اور میں احمدیوں سے بہت متاثر ہوں۔ اب حضور سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوں اور فخر محسوس کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ تو پہلے سے ہی احمدیہ کمیونٹی کو جانتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے دریافت کیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اس سال پہلے جلسہ سالانہ جرمنی کے لیے بھی آیا تھا۔ لیکن اب جرمنی کے اِس دورہ کا مقصد چند مساجد کا افتتاح کرنا اور آج کی اس تقریب میں شامل ہونا تھا۔

برلن کی تقریب کے حوالہ سے بات ہوئی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جرمنی میں آجکل 'Islamic Civilization and Culture and its Integration' کے موضوع کا بہت چرچا ہے۔ جرمنی جماعت نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں یہاں آؤں اور اس موضوع پر ایڈریس کروں۔ تو میں اسی لیے یہاں آیا ہوں کہ میں بتاؤں کہ اسلام سے خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جب مغربی ثقافت اتنی مضبوط ہے تو پھر ڈرنے کی کیا بات ہے کہ اس ثقافت کو آسانی سے ختم کر دیا جائے گا؟ آج اسی موضوع پر کچھ بیان کروں گا۔

موصوف کے استفسار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی یہاں جرمنی میں چند دن اور قیام ہے۔ اب برلن سے کل ہمبرگ کی طرف جا رہا ہوں۔ آپ کی constituency میں جا رہا ہوں۔

☆ موصوف منسٹر نے اپنے ساتھی Omid Nouripour جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی تقریب کے بعد مسلمان ممبر پارلیمنٹ کو اسلام کا دفاع کرنے کیلئے بہترین دلائل مہیا ہو جائیں گے۔

موصوف Omid Nourpour نے عرض کیا کہ فرانکفرٹ میں جس طرح احمدیہ کمیونٹی خدمت کر رہی ہے وہ غیر معمولی ہے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے integration کی اعلیٰ مثال ہے۔ جماعت بہترین رنگ میں integrate کر رہی ہے۔ جماعت کی طرف سے بہت تعاون ملتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈپٹی منسٹر سے دریافت فرمایا کہ فارن منسٹر کی حیثیت سے آپ کے کیا چلینجز ہیں؟ کیا Brexit کے معاملہ میں بھی آپ involved ہیں؟ یہ معاملہ تو بڑی مشکل صورت حال میں ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یقیناً ایک تو Brexit ہی ہے۔ آج بھی اس حوالہ سے نئی پیش رفت ہوئی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ جلد ہی برطانیہ میں عام انتخابات منعقد ہوں گے۔ ہم تو یورپین یونین کو متحد رکھنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے جرمنی کی خاص ذمہ داری ہے۔

☆ تیسرے مہمان CDU پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ Frank Heinrich نے عرض کیا کہ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جرمنی میں زبردست کام کر رہی ہے۔ آپ کی جماعت کے لوگ نہ صرف ہمارے اندر جذب ہو گئے ہیں بلکہ معاشرے کی بھلائی میں بھی اچھا خاصا حصہ ڈال رہے ہیں۔

☆ بعدازاں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں احمدیوں کے حالات ایک لمبے عرصہ سے ایک جیسے ہی ہیں۔ وہاں کا قانون احمدیوں کو نہ صرف تبلیغ کرنے سے منع کرتا ہے بلکہ اپنے مذہب پر عمل کرنے سے بھی روکتا ہے۔ اگر ہم ''السلام علیکم'' بھی کہیں یا بچے کا اسلامی نام رکھیں تو قانون کی رو سے سزا کے مستحق بنتے ہیں۔ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جب تک یہ قانون باقی ہے حالات تبدیل ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو لوگ ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں ہم انہیں یہی کہتے ہیں وہ صرف پاکستانی حکومت کو مخلوط انتخابات کروانے پر زور دیں۔ Joint Election ہو اور بغیر کسی مذہب کی تمیز کے الیکشن ہو۔ ہر ایک کو اپنے مذہب سے بالا ہو کر ووٹ دینے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے پہلے اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھو اور پھر غیر مسلم کیلئے جو سیٹیں ہیں ان پر الیکشن لڑو۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں ملک کے ایک شہری کی حیثیت سے ووٹ دینے کا حق ملنا چاہیے۔

Blasphemy Laws کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ یہ لوگ مولویوں کے خوف سے ''توہین رسالت کے قوانین'' کو ختم کریں گے لیکن صرف ایک ہی صورت حال ہے اور وہ مخلوط انتخابات ہیں۔ مخلوط انتخابات ہوں تو ہم پارلیمنٹ میں جائیں اور وہاں آواز اُٹھائیں۔ اس سے ہمیں بعض بنیادی حقوق واپس ملنے شروع ہو جائیں گے۔ موجودہ حکومت بھی اسی ڈگر پر چل رہی ہے جس پر پہلی حکومتیں چلتی رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی ہو، ہم خود کو کبھی بھی غیر مسلم نہیں کہیں گے کیونکہ یہ ہمارے ضمیر اور ایمان کے خلاف ہے۔

☆ ممبر پارلیمنٹ Frank Heinrich نے عرض کیا کہ میں بھی جرمن ہیومن رائٹس کمیٹی کا حصہ ہوں اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں آپ لوگوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کا یورپ میں دیگر مسلمان فرقوں کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مغربی دنیا میں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ ہم ایک نئے نبی کو مانتے ہیں اور ہم رسولِ کریم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور آپ ﷺ کی نبوت کی خاتمیت کو رد کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود مولویوں کی طرف سے ہمارے خلاف یہی پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ ہم ختم نبوت کے خلاف ہیں۔ ہمارے مخالفین عام مسلمانوں کے دماغوں کو ہمارے خلاف آلودہ کر رہے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود کافی مسلمان حتیٰ کہ بعض سکالرز اور اہلِ علم لوگ جانتے ہیں کہ احمدی درست ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہونے کا اظہار بھی کرتے ہیں اور احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی مذمت کرتے ہیں۔ لیکن عام لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ان مغربی ممالک میں ہماری براہِ راست مخالفت تو نہیں کرتے بلکہ اپنے طور پر کرتے ہیں، اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ بہرحال اس پراپیگنڈہ کی وجہ سے ان ممالک میں بھی ہم بدگمانیوں کا شکار ہیں۔

☆ Omid Nouripour کے استفسار پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں پہلے وقتوں میں تو بعض خاندان ایسے ہوتے تھے جن کے ساتھ احمدی بڑے دوستانہ ماحول میں رہتے تھے۔ لیکن مخالفانہ پراپیگنڈہ کی وجہ سے ایسے لوگ بھی دور ہو رہے ہیں۔

موصوف کے استفسار پر کہ عمران خان کے وزیر اعظم بننے کے بعد کوئی تبدیلی آئی ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سوال کا جواب آپ کو اس بات سے مل جائے گا کہ جب عمران خان صاحب اکنامک ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دے رہے تھے تو اس کمیٹی میں انہوں نے ایک احمدی ممبر کو رکھا تھا۔ اس پر مولویوں نے بہت شور مچایا جسکی وجہ سے عمران خان صاحب کو اس احمدی کو اس کمیٹی سے نکالنا پڑا۔ موجودہ حکومت بھی ملاؤں کے آگے بے بس ہے۔ عمران خان کے آنے کے بعد بھی احمدیوں کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے بلکہ احمدیوں کے خلاف پہلے سے زیادہ کیسز ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں کئی سیاستدان ہیں جو کہتے ہیں مولویوں کے دباؤ کی وجہ سے ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں کیونکہ مولوی کے پاس لوگوں کو سڑکوں پر لے کر آنے کی طاقت ہے۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Frank Heinrich نے عرض کیا کہ کیا Brexit کے بعد حضور یوکے میں رہنے سے مطمئن ہوں گے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں مذہبی آزادی ہوگی اور تمام لوگوں کو ان کے شہری حقوق مل رہے ہوں گے وہاں میں مطمئن ہی ہوں گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں چالیس سال سے زائد عرصہ سے ہم مظالم کا سامنا کر رہے ہیں۔ پاکستانی احمدی جو کہ پاکستان میں رہ رہے ہیں وہ بھی خاموشی سے یہ تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ جو برداشت نہیں کر پاتے وہ وہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ بہرحال میری توجہ تو دنیا بھر میں ساری جماعت پر ہے۔ نیپال میں، ملائیشیا میں، تھائی لینڈ میں اور سری لنکا میں بہت سے احمدی ہیں جو مشکلات برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے پاکستان سے وہاں پہنچے ہیں۔ ان ممالک میں UNHCR ان کے کیسز سنتی ہے اور پھر یہ لوگ یورپ اور دوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ ہماری مخالفت صرف پاکستان میں ہی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ملائیشیا کی بعض سٹیٹس میں بھی ہمیں غیر مسلم سمجھا جاتا ہے۔

☆ مسلمان ممبر آف پارلیمنٹ Omid Nouripour نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کو ملائیشیا میں بھی مسائل کا سامنا ہے، یہ سن کر بڑا دُکھ ہوا ہے کیونکہ ملائیشیا تو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مسلمان ممالک میں سب سے زیادہ تحمل اور برداشت رکھنے والا ملک ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالعموم مولویوں کے اندر برداشت کا مادہ صفر ہے۔ تمام فرقے ایک دوسرے کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ بے شک انہوں نے دیگر فرقوں کو ہماری طرح غیر مسلم قرار نہیں دیا لیکن آپس میں ان کی دشمنیاں ضرور ہیں۔ لیکن ہمارے خلاف 1974ء میں قانون بنا تھا کہ you are not Muslim for

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

the purpose of law and constitution۔ جب یہ قانون بنا تھا تو اس وقت جائنٹ الیکشن ہی ہوتا تھا۔ بعد میں یہ ختم کیا گیا۔ پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے جو قانون بنایا اس میں ہم پر سخت پابندیاں لگادی گئیں کہ ہم مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے، بچے کا نام احمد، محمد یا اسلامی نام نہیں رکھ سکتے۔ السلام علیکم نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے خلاف سخت قوانین بنائے گئے۔

☆گفتگو کے دوران یہ ذکر ہوا کہ جرمن حکومت سیریا کے مسائل کو سیاسی طور پر حل کرنے میں بہت فعال ہے۔اس پر حضور انور نے وہاں موجود سیاستدانوں سے فرمایا کہ اس وقت کردش لوگوں کو فی الواقع عالمی برادری کی طرف سے مدد کی ضرورت ہے۔

☆اس استفسار پر کہ بنگلہ دیش میں جماعت کی کیا صورت حال ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بنگلہ دیش کی حکومت انصاف کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن نچلی سطح پر بعض علاقوں میں لوکل حکام کی طرف سے ملاں کی وجہ سے مسائل ہیں۔حکومت ہمارے خلاف نہیں ہے لیکن وہاں کا ملاں ہمارے خلاف ہے۔ نیشنل لیول پر تو لوگ عقلمند ہیں، انہیں پتہ ہے کہ اگر انہوں نے احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جو پاکستان نے کیا تھا تو پھر وہ بھی پاکستان کی طرح مشکلات کا سامنا کریں گے کیونکہ اس سے شدت پسند گروہوں کو مزید ترقی کرنے کا موقع ملتا ہے۔

یہ میٹنگ 7 بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد ان تینوں ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعدازاں 7 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لےآئے جہاں تقریب کا انعقاد ہورہا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل مہمانانِ کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں 27 ممبران قومی اسمبلی جرمنی ، جن میں 14/اپنی پارٹی کے نمائندہ ہیں،شامل تھے۔اس کے علاوہ دفتر وزارت خارجہ کے 3 نمائندے تھے۔ جن میں ’’مذہب اور سیاست‘‘ کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ وزارت داخلہ اور ڈویلپمنٹ منسٹری کے نمائندے بھی تھے۔ جرمن آرمی کے 3 ڈائریکٹر صاحبان تھے۔ یو ایس اے اور فرنچ ایمبیسز کے پولیٹیکل آفیسرز شامل تھے۔ ممبران نیشنل اسمبلی کے آفسز کے 11 نمائندے تھے۔ پریس اینڈ میڈیا کے 6 نمائندے بھی شامل تھے۔5 پروفیسر حضرات بھی شامل تھے جن میں برلن یونیورسٹی کی نائب صدر اور جرمنی میں مشرق وسطیٰ پر اس وقت سند مانے جانے والے پروفیسر شٹائن باخ بھی شامل تھےاس کے علاوہ کئی سیاستدان، مذہبی لیڈر اور ویلفیئر ایسوسی ایشن اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ مجموعی طور پر 82 مہمان شامل تھے۔

سٹیج پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ Mr. Niels Annen منسٹر آف اسٹیٹ اینڈ ڈپٹی فارن منسٹر، Mr. Frank Heinrich ممبر آف پارلیمنٹ سپوکس پرسن فار ہیومن رائٹس اور Omid Nouripour ممبر آف پارلیمنٹ سپوکس پرسن فار فارن افیئرز بیٹھے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جری اللہ مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعدازاں اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم داؤد احمد مجوکہ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی نے جماعت کا تعارف کروایا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ امیر صاحب نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک روحانی جماعت ہے جو 200 سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کے کئی ملین ممبرز ہیں۔ جماعت اور اس کے ممبران ہر وقت خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا آئینہ بننے، معاشرے میں امن قائم کرنے اور بنی نوع انسان کے دکھ اور تکالیف کو کم کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ مذہب کے ذریعہ ہی انسانوں میں اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے یہ لازم ہے کہ وہ تمام انبیاء اور مقدس کتب پر ایمان لائے۔

امیر صاحب نے کہا: تاریخی طور پر اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ 1923ء سے ہی جرمنی میں قائم ہوگئی تھی جب برلن میں ایک مسجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی تھی۔ لیکن اس کا تعمیری کام inflation اور اس وقت کے اقتصادی حالات کی وجہ سے مکمل نہیں ہوسکا تھا۔ پہلی مسجد اس لحاظ سے پھر 1957ء میں جنگ کے بعد ہمبرگ میں تعمیر ہوئی ۔ٹھیک 60 سال قبل یعنی 1959ء میں پھر فرینکفرٹ میں بھی ایک مسجد بنائی گئی۔ یہ جرمنی کی پہلی 2 مساجد تھیں جو جنگ کے بعد بنیں۔ آج جماعت احمدیہ جرمنی کی تجنید 50,000 کے قریب ہے جو 255 جماعتوں میں لوکل طور پر تقسیم ہیں۔ جماعت کے ممبران لوکل سطح پر مختلف طور پر سوسائٹی کی خدمت سر انجام دیتے ہیں اور interreligious dialogues میں حصہ لیتے ہیں۔ مختلف پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں جیسا کے نئے سال کے موقع پر وقارِ عمل، خون کا عطیہ دینے کے منصوبے، charity walks اور tree planting وغیرہ۔ اس کے علاوہ 2008ء میں جامعہ احمدیہ جرمنی کا قیام ہوا جو کہ جرمنی میں پہلا ادارہ تھا جو مبلغین تیار کرتا ہے۔ یہ 7 سالہ پڑھائی اب تک تقریباً 60 نوجوان مکمل کر چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک سال قبل ایک welfare organization قائم کی گئی جو رفیوجیز، بے گھر افراد اور کنڈرگارٹن کی امداد وغیرہ کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

امیر صاحب نے بتایا احمدیہ مسلم جماعت قوم کے تمام قوانین کی پیروی کرنا لازمی سمجھتی ہے۔ ممبران جماعت کے لیے جرمنی ان کا وطن بن چکا ہے کیونکہ ان کی اب کئی نسلیں ادھر جرمنی میں رہ رہی ہیں۔

اسکے بعد Frank Heinrich.Mr صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ ان کا تعلق CDU پارٹی سے ہے اور وہ نیشنل اسمبلی کے ممبر ہیں۔ موصوف نے اپنی گزارشات میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پھر تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سلام پیش کیا اور ساتھ ہی اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں اور اسی طرح بہت سے دیگر نیشنل اسمبلی کے ممبران کو بھی اس پروگرام میں مدعو کیا گیا ہے۔

موصوف نے کہا: اگر میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں سوچتا ہوں تو میرے دل میں 2 بالکل مختلف جذبات اور احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک طرف تو ایسے جذبات کا رنگ پیدا ہوتا ہے جو کہ شکر اور خوشی سے بھرا ہو اور دوسری طرف ایسے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو تکلیف اور دکھ سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس بات کی میں اب وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جب بھی آپ لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے تو آپ کا یہ ماٹو واضح ہوتا ہے کہ ’’محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ پھر جب مجھے آپ کے جلسہ سالانہ جرمنی میں مدعو کیا گیا اور مجھے اس میں شامل ہونے کا موقع بھی ملا جہاں تقریباً 34 ہزار احباب و خواتین اکٹھے تھے اور وہاں بھی مجھے بولنے کا موقع دیا گیا۔ اس جلسہ کے ذریعہ میری بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور مجھ پر اسلام کی حقیقت واضح ہوئی۔ اس وجہ سے میں آپ سب کا بہت شکر گزار ہوں۔ پھر میں آپ لوگوں کو شہر Chemnitz سے بھی جانتا ہوں خاص طور پر آپ کے نئے سال کی صفائی کے حوالہ سے۔

انہوں نے کہا کہ دوسری طرف میرے دل میں بہت ہی تکلیف ہوتی ہے جب میں پاکستان کی خبریں سنتا ہوں ۔ پھر جب میں Erfurt کے بارہ میں سوچتا ہوں جہاں آپ کو مسجد بنانے کے حوالہ سے مشکلات درپیش ہیں تو اس سے بھی مجھے دکھ ہوتا ہے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ Heinrich صاحب نے مزید کہا: میں پہلے پادری بھی رہا ہوں اور میرے نزدیک ایک بات جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے نہایت ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ صرف باتیں ہی نہ کی جائیں بلکہ باتوں کے مطابق اعمال بھی نظر آنے چاہئیں۔ اور یہ بات آپ کی جماعت میں مجھے دیکھنے کو ملتی ہے۔ مجھے بہت ہی خوشی ہے کہ خلیفہ کی قیادت میں آپ لوگ اسلام کی تعلیم دوبارہ لوگوں کے سامنے پیش کررہے ہیں اور ان قدروں کو قائم کر رہے ہیں اور یہ پیغام لوگوں تک پہنچارہے ہیں۔ آپ لوگ حقیقت میں دیگر تمام مذہبی جماعتوں سے مختلف ہیں۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے اور امید ہے کہ ایسے پروگرام جس طرح کا آج آپ لوگ منعقد کر رہے ہیں مشہور بھی کیے جائیں اور لوگوں کو اس بارہ میں پتہ چلے۔

بعدازاں Omid Nouripour صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف کا تعلق Grüne پارٹی سے ہے اور یہ نیشنل اسمبلی کے ممبر اور اسی طرح وزارت خارجہ کے ترجمان ہیں۔

انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور یہ بھی کہا کہ ان کے لیے یہ ایک بہت خوشی کا موقع ہے کہ وہ اس تقریب میں شامل ہورہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ آج کل اکثر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں بلکہ یہ بات صرف اسلام تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ کون مومن ہے اور کون نہیں۔ لیکن یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہر ایک کو اپنی ذات کیلئے خود دینا چاہیے نہ کہ کوئی دوسرا کسی کے بارہ میں یہ فیصلہ کرے۔ کسی کو گناہ گار کہہ دینا یا کسی سے اختلاف کرنا درست ہے لیکن کسی کو غیر مسلم کہنا، یا کسی کو کافر کہنا غلط ہے اور جماعت احمدیہ کو پہلے دن سے ہی ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایسی مشکلات کا سامنا جماعت کو سب سے زیادہ پاکستان میں ہوگا لیکن دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں احمدیوں کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے جیسے بنگلہ دیش وغیرہ۔ لیکن جس بات نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے وہ ایسی باتوں پر جماعت احمدیہ کا ردِّعمل ہے۔ جماعت احمدیہ کا ردِّعمل یہی ہے کہ محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں۔ یہ ایک ایسا ماٹو بلکہ اصول ہے جس کو صرف مذہبی معاملات میں نہیں بلکہ اسے مزید وسیع پیمانہ پر پھیلانا اور مشہور کرنا ہوگا۔ ہم نیشنل اسمبلی میں مختلف علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور ہم سب نے اپنی اپنی جگہ پر یقیناً احمدیوں سے یہی تجربہ حاصل کیا ہوگا۔ یہ ایک نہایت ہی فعال جماعت ہے جو معاشرتی طور پر بھی بہت ہی مفید ہیں۔

اسکے بعد جناب Niels Annen صاحب جو Minister of State اور Deputy Foreign Minister ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر حاضرین کو سلام پیش کیا اور آج کے پروگرام کے بارہ میں خوشی کا اظہار کیا۔

موصوف نے کہا: 70 سال قبل جرمنی کا بنیادی آئین تیار ہوا جس میں ایک بنیادی حق مذہبی آزادی کا ہے۔ اسی وجہ سے اس ملک میں مختلف مذاہب اور کلچرز کے لوگ امن و پیار کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہیں۔ اسی سال جون 1949ء میں جرمنی کے Nordwestdeutsche Rundfunk ریڈیو سٹیشن نے شیخ نصیر احمد جو جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے مبلغ تھے ان کا ایک لیکچر نشر کیا۔ اس بات کا ذکر میں اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ پہلی بار جرمنی میں اسلام کے بارہ میں نشریات تھیں۔ ابتدا ہی سے جماعت احمدیہ اور جرمنی کے آئین کا ایک تعلق چل رہا ہے۔ پھر 1955ء میں جماعت احمدیہ پہلے ہمبرگ میں قائم کی گئی اور پھر 1957ء میں جنگ کے بعد کی پہلی مسجد بھی بنائی گئی یعنی فضل عمر مسجد جس کے ساتھ میرا ایک گہرا تعلق ہے نا صرف اس لیے کیونکہ وہ میرے علاقہ میں ہے بلکہ میری اور وہاں کی لوکل جماعت کی گہری دوستی بھی ہے۔

☆جناب Niels Annen صاحب نے کہا کہ جماعت کو Hamburg میں 2014ء سے اور صوبہ Hessen میں 2013ء سے Körperschaft des öffentlichen Rechts ہے یعنی اس کا سٹیٹس عیسائی چرچ کے برابر ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کیونکہ جماعت احمدیہ جرمنی کے لیے مختلف رنگ میں مفید ثابت ہورہی ہے۔ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ جرمنی میں ہی اپنے مربیان تیار کرتی ہے۔ اسی لیے ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم بھی ان کی مدد کریں۔ جرمنی کے ملک کو اگلے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

سالوں میں ایک بار پھر یہ استحقاق حاصل ہو رہا ہے کہ ہم Human Rights کے United Nations Council میں شامل ہوں گے۔ کچھ دن قبل ہی اس کا انتخاب مکمل ہوا ہے۔ جرمنی کو پچھلے سالوں میں اس فیلڈ میں بہت وقار حاصل ہوا ہے اور ہمیں Human Rights کے معاملات میں پوچھا جاتا ہے۔ اس لیے میں احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ وعدہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ یقیناً اس پلیٹ فارم پر مذہبی آزادی کے بارہ میں بات کریں گے اور خاص کر جماعت احمدیہ کے حوالہ سے بھی اس بات کا ذکر کریں گے۔ یقیناً اس سے ساری مشکلات حل تو نہیں ہو سکیں گی لیکن ہم آپ لوگوں کا ساتھ ضرور دیں گے۔

ممبران پارلیمنٹ سے
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 بجکر 40 منٹ پر حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا اردو مفہوم پیش ہے۔ تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر سلامتی اور رحمتیں نازل فرمائے۔

سب سے پہلے تو آپ سب معززین کا شکریہ کہ آپ نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور آج شام اس تقریب میں تشریف لائے۔ آج کل دنیا میں بالعموم اور مغربی دنیا میں بالخصوص تارکین وطن اور ان کے معاشرہ پر اثرات کا موضوع بھرپور طور پر زیر بحث ہے، اور اس بحث کا زیادہ حصہ مسلمانوں کے گرد گھومتا ہے۔ بعض حکومتیں بلکہ عوام بھی تہذیبوں کے تصادم کے اندیشے سے خوف زدہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مسلمان نہ صرف مغربی معاشرے کا حصہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ اس معاشرہ کے لیے ایک خطرہ بھی ہیں۔

اس مسئلہ پر بات کرنے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ''تہذیب'' کا اصل مطلب ہے کیا؟ اس کے جواب میں میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ کی بیان کردہ تعریف، جس سے میں خود مکمل طور پر متفق ہوں، پیش کرتا ہوں۔ اس تعریف کے مطابق تہذیب سے مراد کسی معاشرے کی مادی ترقی ہے۔ معاشی ترقی، تکنیکی ایجادات، ذرائع نقل و حرکت، ذرائع مواصلات اور علمی ترقی وہ عوامل ہیں جو کسی تہذیب کی ترقی کا پتہ دیتے ہیں۔ نیز عسکری طاقت یا قانون یا کسی بھی اور ذریعہ سے امن و آشتی کے قیام کیلئے کیے گئے اقدامات بھی تہذیبی ترقی کا معیار ہوتے ہیں۔

اقوام کی تہذیب کے علاوہ ان کی ثقافت بھی ہوتی ہے جو کسی قوم کے افراد کے نظریات، معاشرتی مسائل سے متعلق ان کے رویوں اور ان کے عمل اور رد عمل کا مظہر ہوتی ہے۔ ثقافت کا دارومدار مادی ترقی کی بجائے کسی قوم کے افراد کی اخلاقیات، مذہبی اقدار اور روایات پر ہوتا ہے۔

پس جہاں تہذیب مادی، ٹیکنولوجیکل اور علمی ترقی کا نام ہے، وہاں ثقافت مذہبی، اخلاقی اور فکری ساخت کی مظہر ہے۔ تہذیب اور ثقافت کے اس فرق کو عیسائیت کی ابتدائی تاریخ سے سمجھا جاسکتا ہے۔ اس دور میں سلطنتِ روم اپنی طاقت کے عروج پر تھی، بلکہ آج بھی دنیا کی تاریخ کی عظیم تہذیبوں میں شمار ہوتی ہے۔ اپنی مادی ترقی، شہری سہولیات اور حکومتی نظم و نسق کے اعتبار سے سلطنتِ روم کو بہت تہذیب و تعلیم یافتہ تسلیم کیا جاتا تھا۔

تاہم یہ ظاہری عظمت اس کے اخلاقی معیار کی ہم پلہ نہ تھی، کیونکہ عیسائیت کے ابتدائی زمانہ میں اس کے شہریوں میں ترقی پسند رجحانات پیدا ہو چکے تھے۔ عیسائیت مذہب کے اصولوں پر ان کی رہنمائی کرتی، جبکہ رومن اربابِ اختیار ان کے لیے دنیوی قوانین و ضوابط وضع کرتے۔

یوں رومیوں کی دنیوی تعمیر و ترقی ان کی تہذیب کی عکاسی کرتی، جبکہ عیسائیت انہیں ایک بہترین ثقافت سے آراستہ کرتی۔ وقت کے ساتھ عیسائیت سلطنتِ روم کا غالب مذہب بن گئی اور یوں ان کی تہذیب نے عیسائیت کی ثقافت کو اپنالیا۔ اس ملاپ اور اس کے زبردست اثرات نے روایات اور اقدار کی وہ بنیادیں رکھیں جو آج بھی مذہب سے دور ہو جانے کے باوجود، مغربی معاشرہ کا حصہ ہیں۔

اب امیگریشن کی بحث کی طرف آئیں، تو بعض مغربی ممالک کے معاشرتی اعداد و شمار میں بہت تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ بہت سے ملکوں سے تارکین وطن یہاں پہنچے ہیں مگر اصل تشویش کا باعث ان ممالک میں مسلمانوں کا سکونت اختیار کرنا بن گیا ہے۔ ان مغربی ممالک کے آبائی شہری مسلمانوں کے یہاں کثرت سے پناہ گزین ہونے سے اپنی صدیوں پرانی تہذیب، ثقافت اور اقدار کو خطرہ میں محسوس کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا، ہم تہذیب کو مادی ترقی خیال کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب کی مخالفت کرنا، اسے رد کرنا یا اس سے گریز کرنا تو کجا، ترقی پذیر قومیں تو اس تہذیب کے مطابق ڈھلتی جارہی ہیں۔ تو مغربی تہذیب کا خطرے میں ہونا تو دور کی بات، حقیقت اس کے برعکس نظر آرہی ہے۔

سفر اور ابلاغ کے جدید ذرائع نے دنیا کو ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل کر دیا ہے۔ ٹیلی ویژن، دیگر ذرائع ابلاغ اور بالخصوص انٹرنیٹ کی موجودگی میں اب کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہا اور معاشی لحاظ سے پسماندہ ممالک میں رہنے والے لوگ ترقی یافتہ اقوام کے رہن سہن کو دیکھ سکتے ہیں۔ مغربی طرز زندگی کا اثر قبول کرتے ہوئے وہ بھی مادی ترقی کے اسی درجے کے حصول کے خواہاں ہیں۔

پس اس دعوے میں کہ مغربی یا یورپی تہذیب مسلمانوں کی موجودگی سے خطرہ میں ہے، کوئی دم نہیں۔ بلکہ مغربی تہذیب تو مسلم دنیا سمیت تمام خطوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ ہاں، یہ خیال کہ اسلام کے پھیلنے سے یورپ کی مذہبی اور اخلاقی ثقافت کا خطرہ میں ہونا ایک جائز اور قابل فہم اندیشہ ہے اور اب میں اس کی طرف آتا ہوں۔

یہ تو ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ لوگ مذہب سے دور ہوتے جارہے ہیں اور مغرب میں تو یہ رجحان تشویش ناک حد تک بڑھا ہوا ہے۔ مغربی ممالک میں ہونے والی مردم شماری کے اعداد و شمار سے ثابت ہے کہ مذہب یا خدا کی طرف رجحان رکھنے والے افراد کی تعداد گرتی چلی جارہی ہے۔ میرے نزدیک لادینیت مغربی ثقافت کے لیے اسلام کی نسبت زیادہ بڑا خطرہ ہے۔ مغربی اقدار صدیوں پرانی ہیں اور ان کی بنیادیں مذہبی روایات بالخصوص عیسائی اور یہودی ورثے پر استوار ہیں۔ یہ مذہبی اقدار اور ثقافتی اطوار ان لوگوں کی زد میں ہیں جو دین اور مذہب کے بکلی خلاف ہیں۔

ایک مذہبی رہنما کی حیثیت سے میری رائے ہے کہ آپ اپنی ثقافت اور اپنے ورثے کی حفاظت کے لیے اپنی توانائی اور کوششیں مذہبی رجحان کے تنزل کو روکنے اور لوگوں کو ان کے مذہب کی طرف واپس لانے پر مرکوز کریں، خواہ ایسے لوگوں کا مذہب عیسائیت، یہودیت یا کچھ بھی ہو۔ یہ تو کسی بھی طرح درست نہیں کہ ترقی کے نام پر اخلاقی معیار اور اقدار کو دفعتاً ترک کر دیا جائے جو صدیوں سے اس معاشرے کا حصہ چلی آرہی ہیں۔ میرا یہ بھی خیال ہے کہ مغرب میں مذہبی رجحان کا تنزل ہی ہے جس کے باعث لوگ اسلام سے خوفزدہ ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ مسلمان بالعموم اپنے دین سے وابستہ رہتے ہیں۔ اس کے پیشِ نظر میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میڈیا میں کچھ بھی پڑھیں یا سنیں، اسلام سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مسلمان قرآن کریم کو مکمل اور حتمی مذہبی تعلیم مانتے ہیں اور قرآن کریم سے ہماری محبت اور اس کی اطاعت کے باعث ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مذہب ہر فرد کیلئے دل کا معاملہ اور ذاتی مسئلہ ہے۔

قرآن کریم کی دوسری سورہ کی آیت نمبر 257 میں واضح حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ لہٰذا غیر مسلموں کو یہ خوف ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان زبردستی اپنے عقائد کو پھیلائیں گے یا جبراً اپنے نظریات کو اس خطہ زمین پر مسلّط کریں گے۔ انتہا پسندی کی راہ اختیار کرنے والی نام نہاد مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی اقلیت قرآن کریم کی تعلیمات کی نمائندہ نہیں۔ میں کئی مرتبہ یہ بات کہہ چکا ہوں کہ حکومتوں اور اربابِ اختیار کو انتہا پسندوں کی سختی سے روک تھام کرنی چاہیے، خواہ یہ انتہا پسند مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔

بحیثیت جماعت احمدیہ مسلمہ، ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کسی بھی صورت میں جبر یا طاقت کے ذریعہ دین کو پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر اسلام سے خوفزدہ ہونے کی کیا وجہ رہ جاتی ہے؟ پھر کیوں کوئی خیال کرے کہ اسکی تہذیب یا ثقافت اسلام کے ہاتھوں خطرے میں ہے؟

اسلامی نقطۂ نظر سے تہذیب اور ثقافت کے فرق کو بیان کر دینے کے بعد اب میں اسلام کی بعض بنیادی تعلیمات بیان کروں گا۔ اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کے بارہ میں بہت سے اوہام اور غلط فہمیاں عام کر دی گئی ہیں۔ اس مختصر وقت میں اسلامی تعلیم کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا تو ممکن نہیں، تاہم میں انسانی حقوق کے قیام سے متعلق اسلام کی چند تعلیمات بیان کروں گا۔

انسانی حقوق کے حوالہ سے قرآن کریم کی چوتھی سورت کی 37 ویں آیت بنیادی اہمیت کی حامل ہے، جس میں فرمایا: ''اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو۔''

اس آیت میں جہاں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا، وہاں والدین کے ساتھ محبت اور دلداری کی بھی تلقین فرمائی۔ یہ تعلیم، جو مسلمانوں سے والدین کے ساتھ محبت اور احسان کا تقاضا کرتی ہے، کسی بھی مذہب یا قوم سے کس طرح متصادم ہوسکتی ہے؟ یہ آیت تو مسلمانوں سے رشتہ داروں اور عزیزوں سے رحم اور محبت کے سلوک کا تقاضا بھی کرتی ہے۔ یتامیٰ اور معاشرہ کے دیگر مساکین کو آرام اور آسائش پہنچانے کا تقاضا بھی کرتی ہے۔

اس معاملہ میں ہمارا اعتقاد ہے کہ غرباء کی مدد کا ایک اہم ذریعہ تعلیم ہے۔ اگر شکستہ گھرانوں یا غربت سے متاثرہ افرادِ معاشرہ کو تعلیم کی سہولت دے دی جائے تو وہ مصائب کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو مواقع مہیا ہو جائیں گے اور وہ یاس اور ناامیدی سے آزاد ہو کر، جرائم پیشہ بننے کی بجائے معاشرہ کے فعال اور کارآمد افراد بن جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ تعلیم کو بہت اہمیت دیتی ہے اور اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے ہم نے افریقہ کے متعدد ممالک میں سکول بھی کھولے ہیں اور ایسے طلبا کیلئے وظائف بھی جاری کر رکھے ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ہمارا نظریہ ہے کہ متموّل ممالک کو دنیا کی کمزور اقوام کی ٹھوس بنیادوں پر استوار ہونے میں مدد کرنی چاہیے۔ اگر غریب ممالک اپنی معیشت اور اپنے بنیادی ڈھانچے استوار کرلیں تو ان کے شہریوں کو اپنے ہی ملک میں مواقع میسر آجائیں گے اور انہیں ترکِ وطن کر کے بیرون ملک چلے جانے کی ضرورت بھی کم محسوس ہوگی۔ اگر ان کے اپنے ممالک مستحکم ہو کر ترقی کی راہوں پر چل نکلیں تو اس کے فطری نتیجہ کے طور پر ان کے اپنے خطہ کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر خطے بھی مستفید ہوں گے۔

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کا خصوصیت سے ذکر ہے، خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ پڑوس کی حد بھی بڑی وسیع بیان ہوئی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے پڑوسی کے حقوق پر اس قدر زور دیا کہ انہیں یہ گمان ہوا کہ شاید اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیا جائے۔

بانی اسلام ﷺ نے یہ تعلیم بھی دی کہ جو انسان کا شکر گزار نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی نہیں ہوسکتا۔ کیا ہی خوب اصول ہے! پس خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انسانیت کے حقوق بھی ادا کیے جائیں۔

میں پھر پوچھتا ہوں کہ ایسی تعلیم مغربی تہذیب کیلئے خطرہ کیوں کر ہوسکتی ہے؟ لہٰذا میرے خیال میں مغرب والوں کا یہ کہنا بے فائدہ ہوگا کہ اسلام اور مسلمانوں کی دنیا کے اس حصہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اگر مسلمان اس معاشرے کا حصہ بننے، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے اور ملک وقوم کی ترقی اور بہبودی کی کوشش کرنے کی نیت سے کر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں''

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمٰن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

یہاں آئیں، تو یہ قابل مذمت نہیں بلکہ عین قابل ستائش ہے۔

کچھ لوگ اس خیال کے حامل ہیں کہ مسلمانوں کو جہاد کا حکم ہے، لہٰذا وہ مغرب میں آ کر متشدد جنگ چھیڑ دیں گے اور اسلامی تہذیب کو جبر سے مسلط کرتے ہوئے معاشرے کا امن اور سکون برباد کر دیں گے۔ یہ خیال جہاد کی تعلیم اور اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں لڑی جانے والی جنگوں سے متعلق شدید غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ درحقیقت اسلام خونی یا متشدد مذہب نہیں ہے۔

ایک مرتبہ آنحضور ﷺ کے ایک صحابی نے اسلامی فوج میں شامل ہو کر جہاد کرنے کی اجازت چاہی۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے اس کی درخواست اس بنیاد پر رد کر دی کہ اس کے والدین ضعیف تھے۔ بلکہ اسے حکم دیا کہ وہ گھر میں رہ کر ان کی خدمت کرے، کہ یہی اس کا جہاد ہو گا۔ اگر جہاد کا مقصد جنگ و جدل اور خون ریزی ہی ہوتا تو پیغمبر اسلام ﷺ اس کی پیشکش کو فوراً قبول کرتے ہوئے مسلم فوج کو تقویت دینے کو ترجیح دیتے۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں ان کا مقصد حصولِ اقتدار یا ظلم یا مقامی لوگوں کو جبراً اسلام قبول کروانا نہیں تھا۔ ان جنگوں کا مقصد مذہب کی حفاظت اور آزادئ مذہب کا قیام تھا۔

قرآن کریم کی 22ویں سورت کی آیات 40 اور 41 میں فرمایا ہے کہ اگر مذہبی انتہا پسندوں کو روک نہ دیا جاتا تو کلیسا اور معبد اور مندر اور مساجد اور دیگر عبادت گاہیں شدید خطرے کا شکار ہو جاتیں۔ کفار مکہ کا یہی تو مقصد تھا کہ مذہب کے تمام آثار کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ یہ ثبوت ہے کہ اسلام تمام مذاہب کے تحفظ کا ضامن ہے۔

پھر بچوں کی پرورش کے بارہ میں قرآن کریم کی چھٹی سورت کی آیت نمبر 152 میں آتا ہے کہ مسلمان اولاد کو قتل نہ کریں۔ یہاں اولاد سے محبت اور شفقت کا حکم بھی ہے اور انہیں تعلیم دلانے، ان کی تربیت کرنے کا حکم بھی، تاکہ وہ بڑے ہو کر نہایت قابل اور با اخلاق افراد بنیں اور ملک و قوم کا اثاثہ ہوں۔

اسی طرح اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا ہے کہ وہ معاشرے کے کمزور افراد کے حقوق کی حفاظت کریں۔ مثلاً قرآن کریم کی چوتھی سورت کی ساتویں آیت میں مسلمانوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ یتیم بچوں کے استحصال کی روک تھام کریں اور ان کی عزت اور ان کے وراثت کے حقوق کی حفاظت کریں، تاوقتیکہ وہ ایسی عمر کو پہنچ جائیں جہاں وہ ان معاملات میں خود کفیل ہوں۔

مغربی دنیا میں اسلام پر ایک اور اعتراض یہ ہے کہ مسلمان عورتوں اور ان کے حقوق کو وقعت نہیں دیتے۔ پہلے تو یہ واضح ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے اسلام نے ہی عورت کو وراثت میں حق دیا، خلع کا حق دیا اور اس کے دیگر حقوق قائم کیے۔ اس کے ساتھ اسلام تعلیم نسواں اور خواتین کو ذاتی ترقی و بہبود کے مواقع مہیا کرنے پر بھی زبردست زور دیتا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ایک مشہور فرمان ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ یہ الفاظ معاشرے میں عورت کے عظیم المرتبت کردار اور نہایت نمایاں اور بے مثال مقام کا مظہر ہیں۔ مائیں ہی تو ہیں جن کے پاس یہ طاقت اور قابلیت ہے کہ وہ اپنی قوم کو جنت نظیر بنا دیں اور اپنے بچوں کے لیے دائمی جنتوں کے دروازے کھول دیں۔

اسی طرح قرآن کریم کی چوتھی سورۃ کی بیسویں آیت میں مسلمان مَردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے محبت اور عزت سے پیش آئیں۔ مغربی ممالک میں تو کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب گھریلو تشدد کے واقعات میں پولیس اور عدالتوں کی دست اندازی کی خبریں نہ آتی ہوں۔ متعدد تحقیقات اور رپورٹوں سے، مثلاً برطانیہ کے قومی ادارۂ شماریات کی 2018ء کی رپورٹ سے ثابت ہے کہ ایسے جرائم کسی مذہب سے مخصوص نہیں۔ ایک اور حالیہ رپورٹ سے یہ بھی ثابت ہے کہ جرمنی بھی ایسے واقعات سے مستثنیٰ نہیں۔ لہٰذا اسلام کو عورت مخالف مذہب قرار دینا سخت ناانصافی ہے۔

اسلام اپنے پیروؤں سے اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے عقائد اور مذہبی جذبات کا احساس کریں۔ میثاق مدینہ اس تعلیم کا واضح ثبوت ہے جہاں تورات کو یہود کی شرعی کتاب کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

اسلام نے تو دشمنوں اور مخالفین تک کے حقوق کے تحفظ کی تعلیم دی ہے۔ دوسری سورت کی آیت نمبر 191 میں حالتِ جنگ میں بھی مخالف کے ساتھ زیادتی کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ افسوس کہ موجودہ دنیا میں، جو ماضی کے کسی بھی زمانہ سے زیادہ تہذیب یافتہ ہونے کی دعوے دار ہے، افراد اور اقوام مخالفین کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے سخت ظالمانہ کارروائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور انتقام کا کوئی موقع نہیں جانے دیتے۔

قرآن کریم کی پانچویں سورت کی نویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم یا گروہ کی دشمنی تمہیں عدل اور انصاف پر سمجھوتہ کرنے پر مجبور نہ کرے۔ بلکہ اسلام تو حکم دیتا ہے کہ ہر حالت میں عدل و انصاف کے اصولوں پر قائم رہا جائے اور کبھی انتقام کے جذبہ کو غالب نہ آنے دیا جائے۔

اس تعلیم کا بہترین عملی نمونہ ہمیں رحم، عفو اور درگزر کے اس بے نظیر سلوک سے ملتا ہے جس کا مظاہرہ آنحضور ﷺ نے فتحِ مکہ کے موقع پر فرمایا۔ تاریخ شاہد ہے کہ مکہ میں مسلمانوں پر اذیتوں اور مصیبتوں کے پہاڑ توڑے گئے، ان کی جانیں لی گئیں، انہیں بے گھر کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ انہیں ہجرت کرنا پڑی لیکن جب آنحضور ﷺ فاتحانہ شان سے مکہ لوٹے اور ایسے میں کہ تمام شہر آپ کے زیر نگین تھا، آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمانوں پر ظلم کرنے والوں کو فوراً معاف کر دیا جائے اور کسی کے ساتھ بھی غیر منصفانہ سلوک نہ کیا جائے، خواہ کوئی اسلام قبول کرے یا نہ کرے۔

اسلام کے ذریعہ معاشرہ کے کمزور ترین افراد کیلئے ایک اور انقلاب غلامی کے حوالہ سے آیا جسے اسلام سے قبل جائز اور معمول کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کریم کی 24ویں سورت کی 34ویں آیت میں فرمایا کہ اگر کوئی غلام آزادی کا تقاضا کرے تو اسے آزاد کر دیا جائے۔ اگر کوئی مالی معاوضہ لینا ضروری بھی ہو تو وہ معقول اور قابلِ ادا اقساط میں لیا جائے، یا پھر معاف ہی کر دیا جائے۔

آج ظاہری غلامی کا دور تو نہیں مگر اس کی جگہ معاشی پابندیوں اور بندشوں نے لے لی ہے۔ طاقتور اقوام اور کمزور اقوام کا باہمی رشتہ آقا اور غلام کے تعلق کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ مثلاً امیر ممالک کی طرف سے غریب ممالک کو امداد کے نام پر دیے جانے والے قرضے، جنہیں قبول کرنے کے علاوہ غریب ممالک کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہوتا، خواہ شرائط جیسی بھی ہوں۔ پھر سود کی مفلوج کن شرح ان بظاہر قلیل المدت قرضوں کو طویل المدت مصائب اور پابندیوں میں بدل دیتی ہے۔ نتیجۃً مقروض ملک کے پاس غالب قوم کے سامنے جھکتے چلے جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ جاتا۔ یہ غلامی کلیۃً غیر اخلاقی ہے۔

اسلام نے آغاز ہی سے غیر مسلموں کے حقوق بھی قائم کر دیے اور مسلمانوں کو معاشرہ میں امن اور اتحاد کے قیام پر پابند کر دیا۔ مثلاً قرآن کریم کی چھٹی سورت کی آیت نمبر 109 میں حکم فرمایا کہ مسلمان مشرکین کے بتوں کو بھی برا نہ کہیں، مبادا یہ مشرکین کو اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے پر اکسائے۔

اس مختصر وقت میں مَیں نے چند نکات بیان کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا کہ اسلام نے کس طرح انسانیت کے حقوق کو قائم فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ میری گزارشات سے آپ کو یہ اطمینان حاصل ہوا ہو گا کہ اسلام مغربی تہذیب یا ثقافت کیلئے خطرہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے حقوق کو پامال کرتا ہے تو وہ اسلامی تعلیم کی خلاف ورزی کرتا ہے یا پھر وہ اس تعلیم سے واقف ہی نہیں۔

حاصل کلام یہ کہ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جو تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور اندیشہ ہے کہ یہ صورت حال مزید بگڑ جائے۔

اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ الفاظ کے نتائج دور رس ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا تہذیبوں کے تصادم کی بات کرنے کی بجائے اور قوموں کے درمیان بلا ضرورت تناؤ پیدا کرنے کی بجائے، ایک دوسرے کی مذہبی تعلیمات پر حملے کرنے سے گریز ضروری ہے۔ بجائے عقائد کے اظہار پر پابندیاں عائد کرنے کے، ہمیں یہ خیال رہنا چاہیے کہ ہم سب ایک ہی نسلِ انسانی کا حصہ ہیں اور آج پہلے کی نسبت زیادہ جڑے ہوئے ہیں۔ مختلف رنگ و نسل اور مذہب کا احترام کرتے ہوئے ہمیں اتحاد کے قیام کی طرف توجہ کرنی چاہیے تاکہ دنیا میں دیرپا امن قائم ہو سکے۔

تاہم، موجودہ صورت حال تو اس کے برعکس ہے۔ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم، ہر قوم اپنے مفادات کو دنیا کے وسیع تر مفادات پر ترجیح دیتے ہوئے، عدل اور اخلاق کی حدیں عبور کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول پر کمر بستہ ہے۔ ماضی کے تاریک زمانوں کی طرح مخالفانہ اتحاد اور گروہ بندیاں اُبھر رہی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اپنی تباہی کو دعوت دینے پر مصر ہے۔

آج متعدد ممالک نے ایسے نیوکلیائی ہتھیار اور آلات تباہی حاصل کر لیے ہیں جو زیرِ بحث تہذیب کو تباہ کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ہتھیار بھی استعمال نہ ہوں گے یا غلط ہاتھوں میں نہ چلے جائیں گے؟ اگر یہ نیوکلیائی ہتھیار کبھی استعمال ہو گئے، ان کے بد اثرات صرف ہم پر ہی نہیں پڑیں گے، بلکہ ہماری اولاد اور آئندہ نسلیں بھی ہمارے گناہوں کا خمیازہ بھگتیں گی۔ کئی نسلوں تک ایسے ذہنی اور جسمانی طور پر اپاہج بچے پیدا ہوں گے جن کی امنگوں اور خوابوں کے اجڑ جانے میں ان کا اپنا کوئی قصور نہیں ہو گا۔

کیا ہم اپنے بعد آنے والوں کے لیے ایسا ورثہ چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔

اس لیے مذہبی، نسلی یا سیاسی اختلافات کی بنیاد پر نفرت کی چنگاریوں کو ہوا دینے کی بجائے، ہمیں اپنے طرز عمل میں تبدیلی کرنا ہو گی۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

آیئے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، باہمی احترام، برداشت اور محبت کے جذبے کے ساتھ عالمی امن اور آزادئ مذہب کے قیام کے لیے مل کر کوشش کریں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر اس تقریب میں شامل ہونے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 8 بجکر 17 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں مہمان اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔ بعد ازاں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔

ڈنر کے پروگرام کے بعد بہت سے مہمانوں نے باری باری حضور انور کے پاس جا کر ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ازراہِ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ بعض مہمان تو حضور انور کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتے اور کافی دیر تک حضور انور سے گفتگو کرتے، تصاویر بھی ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔

9 بجکر 45 منٹ پر اس تقریب کا اختتام ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لے آئے۔ یہاں سے واپس مسجد خدیجہ برلن روانگی سے قبل Branden Burger Gate کے سامنے مقامی انتظامیہ اور قافلہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر 9 بجکر 45 منٹ پر مسجد خدیجہ برلن تشریف لے آئے۔

سوا دس بجے حضور انور نے مسجد خدیجہ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ
سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘
(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت مقداد بن اسودؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22/نومبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مقداد بن اسودؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مقداد بن اسود کے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ تھا۔ ان کے والد عمرو کے ہاتھوں کسی کا قتل ہوگیا جس وجہ سے وہ بھاگ کر حَضرِ مَوت چلے گئے اور وہاں کِندَہ قبیلے کے حلیف بن گئے۔ وہاں ایک خاتون سے شادی کرلی جس سے حضرت مقدادؓ پیدا ہوئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد کی شادی کس سے کروائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی بیٹی ضباعۃ سے ان کی شادی کروادی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ضباعۃ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ضُباعۃ حضرت زُبیرؓ اور عاتِکہ بنت ابی وھب کی بیٹی تھیں۔ ان کے دو بچے تھے کریمہ اور عبداللہ۔ عبداللہ جنگِ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ کو خیبر میں سے چالیس وسق کھجوریں عطا کی تھیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مقداد بن اسودؓ کا کیا حلیہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مقداد کی بیٹی کریمہ بیان کرتی ہیں کہ ان کا قد لمبا اور رنگ گندمی تھا۔ پیٹ بڑا اور سر میں کثرت سے بال تھے۔ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگایا کرتے تھے جو خوب صورت تھی۔ نہ بڑی تھی اور نہ چھوٹی تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور ابرو باریک اور لمبے تھے۔

سوال غزوۂ وَدّان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی مہم روانہ فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ وَدّان سے واپس آنے پر ماہ ربیع الاول کے شروع میں آپؐ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عُبَیدَہ بن الحَارِثؓ مُطَّلبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس مہم کی غرض بھی قریش مکہ کے حملوں کی پیش بندی تھی۔

سوال اس مہم میں اسلامی دستے کے ساتھ کیا وقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب عُبَیدَہ بن الحارث اوران کے ساتھی ثَنِیَّۃُ الْمُرَّہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ قریش کے دوسو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ فریقَین ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اورایک دوسرے کے مقابلے میں کچھ تیراندازی بھی ہوئی لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک مخفی ہوگی، ان کے مقابلہ سے پیچھے ہٹ گیا اور مسلمانوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔

سوال اس مہم میں مشرکین کے لشکر میں سے کون سے دو اشخاص اسلامی لشکر میں شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مشرکین کے لشکر میں سے دو شخص مِقدَاد بن عَمرو اور عُتبہ بن غَزْوان، عِکرِمہ بن ابوجہل کی کمان سے خود بخود بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ آملے اور وہ اسی غرض سے قریش کے ساتھ نکلے تھے کہ موقع پا کر مسلمانوں میں آملیں کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے۔

سوال حضرت مقدادؓ کو مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا خدمت کرنے کا موقع ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مقداد کہتے ہیں کہ مَیں اور میرے دو ساتھی مدینہ ہجرت کر کے آئے۔ ہم اپنے آپ کو رسول اللہؐ کے صحابہؓ پر پیش کرنے لگے کہ کسی کے ساتھ ٹھہر جائیں مگر کسی نے ہمیں قبول نہ کیا تو ہم رسول اللہؐ کے پاس آئے۔ آپؐ ہمیں اپنے گھر لے گئے تو وہاں تین بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ ہم سب کے لیے دوہ لیا کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دودھ دوہتے اور ہم میں سے ہر شخص اپنا حصہ پی لیتا اور ہم نبی کریمؐ کے لیے آپؐ کا حصہ رکھ دیتے۔

سوال حضور انور نے حضرت مقداد کے ساتھ آنحضرت کی شفقت و محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مقداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آنحضرت کے حصے کا دودھ پی لیا۔ اس کے بعد مجھے بہت ندامت ہوئی اور خیال آیا کہ جب آپ کو دودھ نہیں ملے گا تو آپ میرے خلاف بد دعا کریں گے۔ کچھ دیر بعد آنحضرتؐ تشریف لائے۔ جب آپ نے اپنا دودھ نہ پایا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ جو مجھے کھلائے اس کو تُو کھلا اور جو مجھے پلائے تُو اس کو پلا۔ یہ سن کر میں چھری لے کر باہر گیا تا کہ کوئی بکری آپؐ کیلئے ذبح کروں۔ لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے وہ دودھ ایک بڑے برتن میں دوہا اور آپ کے پاس لایا۔ اور آپ سے عرض کی کہ یارسول اللہ دودھ پی لیں۔ آپ نے اپنے حصہ کے دودھ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ دودھ نوش فرمائیں۔ جب آپ نے دودھ پی لیا تو مجھے ہنسی آگئی کہ میں نے آنحضرتؐ کی دعا بھی لے لی اور آپ کو دودھ بھی پلا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہاری کوئی شرارت تو نہیں۔ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو بھی جگا لینا تھا کیونکہ یہ اللہ کی رحمت تھی۔

سوال غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد نے کس جوش ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر مقداد نبی کریمؐ کے پاس آئے جبکہ آپؐ مشرکوں کے خلاف دعا کر رہے تھے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ! ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ جا تُو اور تیرا رب دونوں جا کر لڑو۔ نہیں بلکہ ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ چمکنے لگا اور مقداد کی اس بات نے آپؐ کو خوش کر دیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد بن اسودؓ کی بات سن کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سِيْرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَعَدَنِیْ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى مَصَارِعِ الْقَوْمِ یعنی تو پھر اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو اور خوش ہو کیونکہ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ کفار کے ان دو گروہوں یعنی لشکر یا قافلہ جو ہے ان میں سے کسی ایک گروہ پر وہ ہم کو ضرور غلبہ دے گا اور خدا کی قسم! میں گویا اس وقت وہ جگہیں دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو ہو کر گریں گے۔

سوال جنگ بدر کے موقع پر حضرت مقداد نے آنحضرتؐ سے کیا سوال کیا تھا اور آپ نے اسکا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر کے موقع پر حضرت مقداد نے رسول اللہؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کفار میں سے کسی شخص سے میرا مقابلہ ہو جائے اور وہ میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ کر ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور یہ کہے کہ میں اللہ کی خاطر مسلمان ہوگیا۔ یا رسول اللہ! کیا اب میں اسے مار ڈالوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اسے قتل نہ کرو۔ حضرت مقدادؓ نے کہا یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور پھر ایسا کہا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اُس درجے پر ہوگا جو تمہیں اس کو قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا اور تم اس کے اس درجے پر ہو جاؤ گے جو اسے حاصل تھا۔ یعنی کافر۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ جب حضرت مقداد کو ایک سریہ کا امیر بنایا تو اس سے واپسی پر آپؐ نے ان سے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ نے ایک سَرِیہ بھیجا تھا اس پر حضرت مقدادؓ کو امیر بنایا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو آپؐ نے پوچھا کہ اے ابو معبد! تُو نے امارت کے منصب کو کیسا پایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب نکلا تو میری یہ حالت ہوئی کہ میں دوسرے لوگوں کو اپنا غلام تصور کر رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو معبد! امارت اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ مقدادؓ نے عرض کیا کوئی شک نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں دو آدمیوں پر بھی نگران بننا پسند نہ کروں گا۔

سوال حضرت مقداد نے جب ایک قوم کو فتنوں کی تمنا کرتے دیکھا تو آنحضرتؐ کی کون سی نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مقداد نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچایا گیا۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائی اور آپ نے فرمایا کہ اگر ابتلا آجائے تو پھر صبر ہے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/نومبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت یزید بن ثابتؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یزید بن ثابتؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نَجّار سے تھا۔ آپ کے والد کا نام ثابت بن ضَحّاک اور والدہ کا نام نَوار بنت مالک تھا۔ آپ نے دُبَیَّہ بنت ثابت سے شادی کی تھی۔ آپ غزوہ بدر اور احد دونوں میں شامل ہوئے تھے۔

سوال حضرت یزید بن ثابتؓ کی شہادت کب اور کیسے ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یزید بن ثابتؓ کی شہادت 12 ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے روز ہوئی جبکہ ایک دوسرے قول کے مطابق جنگِ یمامہ کے روز انہیں ایک تیر لگا تھا اور واپسی پر راستے میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیر مسلموں کے جنازوں کی تعظیم کا کیا اُسوہ قائم فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یزید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی کا جنازہ ظاہر ہوا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ وہ سب کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔

سوال ایک مرتبہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک وفات یافتہ لونڈی کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے کیا کِیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یزید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں قبیلے کی لونڈی کی قبر ہے تو رسول اللہؐ نے اسے پہچان لیا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ وہ دوپہر کے وقت فوت ہوئی تھی اور آپؐ اُس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ ہم نے آپؐ کو اٹھانا پسند نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بندی کی اور آپؐ نے اس پر چار تکبیریں کہیں یعنی جنازہ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ جب تک مَیں تمہارے درمیان ہوں جو بھی تم میں سے فوت ہو اس کی خبر مجھے ضرور دو کیونکہ میری دعا اس کیلئے رحمت ہے۔

سوال حضور انور نے اس وفات یافتہ لونڈی کا کیا نام بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سنن ابن ماجہ کی شرح اِنجَازُ الحَاجَۃ میں لکھا ہے کہ یہ ایک سیاہ فام خاتون تھی جس کا نام امام بیہقی نے اُمِّ مِحجَن بیان کیا ہے اور ابنِ مَندَہ نے اس کا نام خَرقاء بیان کیا ہے اور صحابیاتؓ میں اس کو شمار کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خرقاء اس خاتون کا نام ہو اور اُمِّ مِحجَن اس کی کنیت ہو۔ یعنی دونوں نام صحیح ہیں۔

سوال حضور انور نے حضرت مُعَوِّذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُعَوِّذ کا تعلق انصار

کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوجُشَم سے تھا۔ آپ کے والد کا نام عَمرو بن جَموح اور والدہ کا نام ہند بنت عَمرو تھا۔ آپ اپنے دو بھائیوں حضرت مُعاذؓ اور حضرت خلّادؓ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معوذؓ کے والد حضرت عمر بن جموحؓ کے جوش جہاد اور شہادت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جنگ احد کے موقع پر حضرت عمرو بن جَموحؓ کے بیٹوں نے انکی ٹانگ خراب ہونے کی وجہ سے جنگ میں جانے سے روکا تو وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! میرے بیٹے مجھے جنگ میں شامل ہونے سے روک رہے ہیں لیکن میں آپؐ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے لیکن پھر آپؐ نے ان کا جوش دیکھ کے اجازت دے دی۔ حضرت عمرو بن جَموحؓ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے اہل و عیال کی طرف ناکام نہ لوٹانا۔ ان کی یہ خواہش پوری ہوئی اور وہ میدان احد میں شہید ہوئے۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرو بن جموحؓ کی شہادت کے بعد ان کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں نے عَمرو کو جنت میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

سوال: حضور انور نے حضرت بِشر بن بَراء بن مَعْرُورؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت بِشر کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوعبید بن عدی سے تھا اور دوسرے قول کے مطابق بنوسلمہ سے تھا۔ آپ کے والد کا نام حضرت بَراء بن مَعْرُور اور والدہ کا نام خُلَیْدَہ بنتِ قَیس تھا۔ آپ کے والد حضرت بَراء بن مَعْرُورؓ اُن بارہ نقیبوں میں سے تھے جو مقرر کیے گئے تھے۔ حضرت بَراءؓ ہجرت سے ایک ماہ قبل حالتِ سفر میں فوت ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے ان کی قبر پر تشریف لے جا کر چار تکبیرات ادا فرمائیں۔

سوال: مدینہ میں آنحضور ﷺ نے حضرت بِشر کو کیا اعزاز عطا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے بَنُو نَضلَہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ جَدّ بنِ قَیس۔ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا سردار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! پھر ہمارا سردار کون ہے آپ ہی بتا دیں؟ آپ نے فرمایا کہ بِشر بن بَراء بن مَعْرُورؓ تمہارا سردار ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا سردار سفید رنگ والا، گھنگھریالے بالوں والا بِشر بن بَراء بن مَعرور ہے۔

سوال: آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل یہود کس طرح آپ کی بعثت کا انتظار کرتے تھے اور آپ کی بعثت کے بعد انہوں نے کیا کِیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہود اَوس اور خَزرج کے مقابلے میں رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے رسول اللہؐ کے واسطے سے فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عرب میں سے مبعوث فرمایا تو انہی لوگوں نے آپ کا انکار کیا۔

سوال: جنگ احد کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کس طرح کفار کے ایک لشکر کے مقابلہ پر اونگھ دے کر تسکین کے سامان کیے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب بن عَمرو انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد کے دن ایک موقع پر میں اپنی قوم کے 14 آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور ہم پر اونگھ طاری تھی جو بطور امن کے تھی یعنی بڑی سکون والی اونگھ تھی۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے سینے سے دھونکنی کی طرح خراٹوں کی آواز نہ نکل رہی ہو۔ مَیں نے دیکھا کہ بِشر بن بَراء بن معرور کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی اور انہیں تلوار کے گرنے کا احساس بھی نہ ہوا حالانکہ مشرکین ہم پر چڑھے آ رہے تھے۔

سوال: حضرت بِشر بن براءؓ کی وفات کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ کو کیا نوید سنائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت بشر بن بَراءؓ نے جب وفات پائی تو ان کی والدہ کو شدید دُکھ ہوا۔ انہوں نے آنحضرتؐ کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہؐ! بِشر کی وفات بنوسلمہ کو ہلاک کر دے گی اور بنوسلمہ میں سے مرنے والے تو مرتے ہی رہیں گے۔ کیا مردے ایک دوسرے کو پہچان لیں گے؟ کیا بِشر کی طرف سلام پہنچایا جا سکتا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں اے امّ بِشر! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جیسے پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ویسے ہی جنتی بھی ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔

سوال: حضور انور نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ آنحضور ﷺ کی وفات زہر کی وجہ سے ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ تاریخ اور سیرت کی کتب ہوں یا حدیث کی، ایک بات مسلّم ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ جو کوئی ایسا کہتا ہے اول تو وہ ان تمام تر روایات کا علم نہیں رکھتا یا وہ غلطی خوردہ ہے۔ واضح رہے کہ زہر دیے جانے کا واقعہ غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا جو کہ چھ ہجری کے آخر یا سات ہجری کے اوائل کا واقعہ ہے۔ اور اس کے تقریباً چار سال بعد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے۔ تقریباً چار سال بعد بخار اور سر درد کی کیفیت طاری ہونا اور اس کے بعد وفات پا جانا اس کو کوئی عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ زہر کی وجہ سے چار سال بعد اثر ہوا ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13؍دسمبر 2017ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔ جو عزیزہ مریم صدیقہ بنت محمد نواز صاحب (ربوہ) کا ہے۔ یہ عزیزم عرفان احمد خالد ابن مظفر احمد خالد صاحب (Petersburg) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے بھائی شہباز احمد صاحب ہیں جو نظامت جائیداد کے ہمارے کارکن ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ جس کے بعد فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14؍فروری 2020)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعرات) نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ (یو۔کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب، ڈینٹسٹ ابن مکرم حاجی غلام محمد صاحب (لندن)

24 اکتوبر 2019ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے والد کو قبول احمدیت کی وجہ سے گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ مرحوم نے لاہور سے اپنی تعلیم مکمل کی اور بطور ڈینٹسٹ منڈی مرید کے سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ 1953ء کے فسادات میں ہجرت کر کے چنیوٹ میں کلینک قائم کیا۔ 1974ء میں آپ کی دکانوں اور مکان کو آگ لگا دی گئی۔ اس دوران جلوس پر دفاعی فائر کرنے سے ایک شخص کی ہلاکت پر آپ کو اپنے والد اور بیٹے کے ساتھ کئی سال اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت ملی۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد مرحوم نے ربوہ میں رہائش اختیار کی اور بطور ڈینٹسٹ کام کا آغاز کیا جو یو کے آنے تک جاری رہا۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات پر نہ صرف خود بلکہ بچوں کو بھی عمل کروانے کی کوشش کرتے۔ نماز باجماعت اور تہجد کے پابند تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے کا بھی خاص اہتمام کرتے تھے۔ بہت نیک دل، صدقہ و خیرات کرنے والے، ملنسار، غریب پرور، بچوں سے شفقت سے پیش آنے والے، ایک ہمدرد، دعا گو اور صاحب رؤیا بزرگ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ آٹھ بیٹیاں، چھ بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

☆مکرمہ امۃ القیوم قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد باری صاحب مرحوم (وینکوور، کینیڈا)

19؍مئی 2019ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی سراج دین صاحبؓ کی پوتی، مکرم ڈاکٹر بشیر احمد شاد صاحب کی بیٹی اور مکرم بابو عبدالغفار صاحب شہید کی بہو تھیں۔ چھوٹی عمر میں بیوہ ہو گئی تھیں جس کے بعد اکیلے ہی اپنے تین بچوں کی پرورش کی۔ حیدر آباد (پاکستان) میں اپنا سکول کھولا جو کہ علاقہ کا واحد سکول تھا۔ سخت مخالفت کے باوجود آٹھ سال تک سکول چلاتی رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند بہت خوش مزاج، ملنسار، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔☆☆

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

★ جماعت احمدیہ گلبر گہ میں مورخہ 27/اکتوبر 2019 کو مکرم عبدالقادر شجیع صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نورالحق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ عزیزم کامل احمد لارڈ جی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب اور مکرم نورالحق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ڈاکٹر عبدالرؤف، وقف نو، گلبر گہ)

★ جماعت احمدیہ کاکنور، بلاری صوبہ کرناٹک میں مورخہ 7 تا 9/نومبر 2019 کو ایک تبلیغی پروگرام منعقد ہوا جس میں علاقہ کے گھروں، سرکاری دفتروں، اسکولوں اور کالجوں میں جا کر جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ نیز علاقہ کے ہسپتالوں میں مریضوں کو پھل اور دیگر اشیا مہیا کی گئیں۔ مورخہ 10 نومبر 2019 کو نماز فجر اور درس القرآن کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ صبح ساڑھے نو بجے مکرم جی امین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم دادا پیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کیا۔ مکرم امتیاز احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اور مدنی زندگی کے حالات بیان کیے۔ بعدہ اطفال نے ایک ترانہ پیش کیا۔ آخر پر خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبولیت دعا اور آپؐ کی صحابہ سے محبت کے واقعات بیان کیے۔ بعدہ مہمان خصوصی کو جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خبریں اگلے دن علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کاکنور بلاری کرناٹک)

★ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو بعد نماز عصر مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مصدق احمد صاحب نے کی۔ مکرم اشرف خان صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم بدرالدین صاحب نے بعنوان ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعٰلمین“ بزبان انگریزی تقریر کی۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کنڑ زبان میں ایک نظم سنائی۔ بعدہ مکرم کے وی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے بعنوان ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ“ تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزم طاہر احمد تیماپوری نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن“ تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید شارق مجید، سیکرٹری اصلاح وارشاد)

★ جماعت احمدیہ مڈکیری میں مورخہ 10 نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن وحدیث کی روشنی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر درس دیا۔ صبح ساڑھے نو بجے خدام واطفال نے مسجد میں مثالی وقار عمل کیا جو دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ بعد نماز عصر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا جس میں خاکسار اور مکرم طارق ادریس صاحب ایڈیٹر اخبار بدر کنٹر نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ مورخہ 11 نومبر کو رات آٹھ بجے آل انڈیا ریڈیو پر لجنہ اماء اللہ مڈکیری کی طرف سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر پروگرام نشر ہوا۔ (حافظ رفیق الزماں، مبلغ انچارج مڈکیری)

عالمی بک فیئر دہلی میں جماعت احمدیہ کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جماعت احمدیہ نئی دہلی کو عالمی بک فیئر میں شرکت کرتے ہوئے لاکھوں لوگوں تک اسلام کی خوبصورت اور امن بخش تعلیمات پہنچانے کا موقع ملا۔ مورخہ 4 تا 12 جنوری 2020 کو نئی دہلی کے پرگتی میدان میں نیشنل بک فیئر آف انڈیا کی جانب سے عالمی بک فیئر کا اہتمام کیا گیا جس میں 23 ممالک کے سینکڑوں پبلشرز اور بک سیلرز نے اپنے اسٹال لگائے۔ جماعت احمدیہ نئی دہلی کو بھی اس موقع پر اپنا اسٹال لگانے کا موقع ملا۔ جماعتی بک اسٹال میں قرآن مجید کے مختلف تراجم کے نسخے اور جماعتی لٹریچر ڈسپلے میں رکھے گئے۔ قیام امن کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف ارشادات پر مشتمل خوبصورت بینرز اسٹال میں آویزاں کیے گئے۔ نیز اسٹال میں ایک ٹی وی بھی رکھا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کاوشوں پر مشتمل ڈاکیومنٹری دکھائی گئی جو کہ زائرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ جماعتی بک اسٹال کا پچاس ہزار سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا اور دو ہزار سے زائد افراد نے اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف استفسارات پیش کر کے ان کے جوابات حاصل کیے۔ جماعتی اسٹال کا وزٹ کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد تعلیم یافتہ طبقہ اور کالج اور یونیورسٹیز کے طلبا کی تھی۔ مختلف سیاسی شخصیات، سرکاری افسران، مذہبی رہنماؤں اور پروفیسر صاحبان نے بھی جماعتی اسٹال کا وزٹ کیا اور جماعتی تعلیمات سے متاثر ہو کر جماعتی خدمات کو سراہا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ جماعتی اسٹال میں آنے والے زائرین جو اسلامی تعلیمات سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے ان کو ان کے مزاج کے مطابق فری جماعتی لٹریچر بھی تحفۃً دیا گیا جس میں قرآن مجید، لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عالمی بحران اور امن کی راہ، اسلام کا اقتصادی نظام وغیرہ کتب شامل تھیں۔ اس بک فیئر کے موقع پر اسلام کی امن بخش تعلیمات اور قیام امن کے حوالہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف روح پرور خطابات اور ارشادات پر مشتمل سات ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔

دارالحکومت نئی دہلی میں پیس سمپوزیم کا شاندار انعقاد

مورخہ 23/نومبر 2019 کو جماعت احمدیہ نئی دہلی کی جانب سے نئی دہلی میں Human values foundation for a peaceful world کے موضوع پر کانسٹی ٹیوشنل کلب میں ایک پیس سمپوزیم منعقد کیا گیا جس میں مختلف مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے 200 سے زائد مہمانان کرام نے شرکت کی۔ ان میں سیاسی وسرکاری عہدے داران، تعلیمی ادارہ جات کے پروفیسر صاحبان وطلبا اور مختلف مذاہب کے لیڈر بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جماعتی نمائندہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعتی نمائندہ نے اسلامی تعلیمات اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ”انسانی اقدار قیام امن کی ضامن ہے“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقع پر قیام امن کے حوالہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زریں نصائح پر مشتمل ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پیس سمپوزیم اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر ہال کی ایک جانب ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا جس سے شاملین استفادہ کرتے رہے۔ معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا۔ پروگرام کے بعد شاملین کے لیے عشائیہ کا بھی اہتمام تھا۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے تعلق رکھنے والے 20 سے زائد نمائندگان نے اس پیس سمپوزیم میں شرکت کر کے پروگرام کی کوریج کی۔ اگلے روز مختلف صوبائی اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوئیں۔

جموں شہر میں چھٹے پیس سمپوزیم کا انعقاد

مورخہ 23/فروری 2020 کو جماعت احمدیہ جموں کی طرف سے جموں کلب میں ”دیرپا امن کے قیام کے لیے بُنیادی اصول“ کے موضوع پر چھٹے پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے 400 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں سیاسی وسرکاری عہدے داران، تعلیمی ادارہ جات کے پروفیسر صاحبان وطلبا، مختلف مذاہب کے لیڈران اور مختلف رفاہی وفلاحی تنظیموں کے ساتھ جڑے ہوئے لوگوں نے شرکت کی۔ اس پیس سمپوزیم کی صدارت مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نے کی۔ جناب کے. کے شرما صاحب جو جموں وکشمیر کے لفٹیننٹ گورنر کے مشیر ہیں، نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جماعت کے نمائندہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر قیام امن کے حوالہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زریں نصائح پر مشتمل ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی جو شاملین کی توجہ کا مرکز رہی۔ اس جلسہ میں آٹھ مقررین نے قیام امن کے حوالہ سے اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کی قیام امن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ جماعتی نمائندہ نے اسلامی تعلیمات اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں قیام امن کے زریں اصول بیان کیے۔ مہمان خصوصی نے جموں وکشمیر کے گورنر کا پیغام پڑھ کر سنایا اور جماعت کی قیام امن کی کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا جس سے شاملین نے بھرپور استفادہ کیا۔ معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔ پیس سمپوزیم کی خبریں 13/اخبارات، تین ٹی وی چینلز اور ایک ریڈیو چینل پر نشر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے دُوررَس نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(کے طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

جماعت احمدیہ کاکنور، بلاری میں تربیتی اجلاس

مورخہ 3 نومبر 2019 کو جماعت احمدیہ کاکنور بلاری کرناٹک میں مکرم جی امین صاحب صدر جماعت احمدیہ کاکنور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے ایک روز قبل مورخہ 2 نومبر کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ بعدہ وقار عمل کیا گیا۔ صبح دس بجے ایک تبلیغی وفد نے علاقہ کے سرکاری عہدے داران کو جماعت کا پیغام پہنچایا اور لیف لیٹس تقسیم کیے نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس انگریزی اور کنڑا زبان میں دی گئی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم دادا پیر صاحب نے کی۔ نظم مکرم سیمنو ر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے فضائل القرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کاکنور بلاری کرناٹک)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9966: مَیں پیر محمد نوید ولد مکرم اختر عالم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن نظامت باغ دیوار دیوڑی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1؍جنوری 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ والد صاحب کا مکان تینوں بھائیوں میں مشترک، ایک فیکٹری تینوں بھائیوں میں مشترک۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان   العبد: پیر محمد نوید   گواہ: شعیب احمد

مسل نمبر 9967: مَیں امتہ البصیر افضال زوجہ مکرم سید افضال احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن الکریم کالونی ٹولی چوکی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر -/25,000 روپئے وصول شد، طلائی زیورات 100 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 1000 گرام، رہائشی مکان 320 گز پر مشتمل بمقام الکریم کالونی (حیدرآباد)، فلیٹ رقبہ 450sq ft پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/5,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید افضال احمد   الامۃ: امتہ البصیر افضال   گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 9968: مَیں درثمین زوجہ مکرم غلام طیب احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ جلال کوچہ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1؍دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 مرلہ بمقام حلقہ کاہلواں (قادیان)، زیور طلائی: چین 1.4 تولہ، نیکلیس 2 تولہ، نیکلیس 3 تولہ، ایک جوڑی بالی 1.5 تولہ، چین لاکٹ 0.4 تولہ، 5 انگوٹھیاں 1.25 تولہ، پینڈنٹ 0.25 تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی توڑیاں 5 تولہ، حق مہر -/60,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر احمد منظور   الامۃ: درثمین   گواہ: محمد خالد ملکانہ انسپکٹر

مسل نمبر 9969: مَیں ندا کنول بنت مکرم سید مظفر احمد عامل صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14؍ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مظفر احمد عامل   الامۃ: ندا کنول   گواہ: انور احمد ہاتف

مسل نمبر 9970: مَیں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم نثار احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5؍جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,20,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حبیب اللہ   الامۃ: زبیدہ بیگم   گواہ: کامران احمد

مسل نمبر 9971: مَیں رخسانہ بیگم بنت مکرم مسعود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن وڈیمان (لالکوٹہ) ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20؍دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مسعود احمد   الامۃ: رخسانہ بیگم   گواہ: منظور احمد

M.Sc.Physics + B.Ed ٹیچر کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت نظارت تعلیم میں ایک اسامی کو پُر کیا جانا مقصود ہے۔ درج ذیل تفصیل کے مطابق خواہشمند اُمیدواران کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

شرائط

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت UGC سے منظور شدہ کسی بھی یونیورسٹی سے M.Sc. Physics, B.Ed پچاس فیصدی نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے ❁ کسی سینئر سیکنڈری کلاس میں کم از کم 2 سال تک فزکس پڑھانے کا تجربہ ہو ❁ اُمیدوار کی عمر 22 سے 37 سال کے درمیان ہونی چاہئے ❁ اُسی امیدوار کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے گا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لئے جانے والے تحریری امتحان میں کامیاب ہوگا ❁ تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب امیدوار کو نور ہسپتال قادیان کا جاری کردہ میڈیکل Fitness سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا ❁ انٹرویو میں شرکت کیلئے اُمیدوار کو قادیان آمد و رفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے ❁ سلیکشن کی صورت میں قادیان میں رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا ❁ مذکورہ اسامی کیلئے کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر سکتے ہیں۔ درخواست فارم مکمل پُر کرنے کے بعد حسب طریق و قواعد کارروائی ہوگی۔

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشن کا کام سکھانے والے کی ضرورت ہے

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشن کا کام سکھانے والے Instructor کی درجہ اوّل کی بالمقطع اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ شعبہ دارالصناعت میں ہندوستان بھر سے آئے ہوئے طلباء کو ایئر کنڈیشن کا کام Practical اور تھیوری کے ساتھ سکھانا اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اُمیدوار کو دفتری اوقات کے علاوہ بھی حسبِ ضرورت کام پر بلایا جاسکتا ہے۔ تجربہ کار اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

❁ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہو اور متعلقہ شعبہ میں کم از کم ITI / NSIC یا اسکے برابر ڈپلومہ؍کورس کیا ہو ❁ تاریخ پیدائش کیلئے مستند سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ساتھ پیش کرنا ضروری ہوگا ❁ اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ طلباء کو تھیوری پڑھا سکے اور پریکٹیکل بھی اچھے انداز میں Demonstrate کر سکے ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ انٹرویو کیلئے قادیان آمد و رفت کے جملہ اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے اُمیدوار کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ❁ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے ❁ اُمیدوار کے لیے نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم، تعلیمی قابلیت کی سندات، تاریخ پیدائش کے سرکاری سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، جماعتی IND کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ آنا ضروری ہوگا ❁ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس اعلان کے تین ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ❁ خواہش مند اُمیدوار اَپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے صدر جماعت؍مبلغ انچارج؍ضلعی امیر کے تصدیقی دستخط مع مہر درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتے ہیں ❁ انٹرویو کے موقع پر اپنی اصل سندات ہمراہ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

دفتر: 01872-501130, 9646351280, 9464066686 E-mail: diwan@qadian.in

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

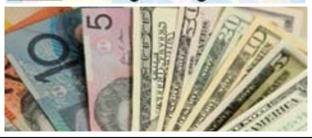

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED   Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

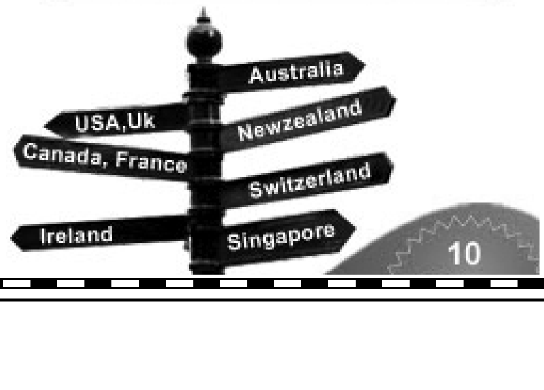

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 2 - April - 2020 Issue. 14

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آجکل جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے احباب جماعت کو چاہئے کہ گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور جمعہ بھی گھر کے افراد مل کر پڑھیں

دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں، دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہم جذب کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مصروف ہو جائیں

یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے، اس وبا سے دنیا کو جلد پاک کرے اور سب دنیا کو انسانیت کے تقاضے پورے کرنے والا بنائے

خصوصی پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/مارچ 2020 بمقام اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل جو وباء پھیلی ہوئی ہے وائرس کی اس کی وجہ سے دنیا میں بہت ساری حکومتوں نے پابندیاں لگائی ہیں اور یہاں برطانیہ کی حکومت نے بھی پابندی لگائی ہے کہ مسجد میں باجماعت نماز ادا نہیں ہو سکتی یا اگر ہو سکتی ہے تو دو یا چند افراد سے زیادہ نہ ہوں اور وہ بھی قریبی لوگ ہوں۔ ابھی قانون واضح نہیں ہو رہا۔ کوئی کچھ تشریح کرتا ہے اور کوئی کچھ۔ بہرحال ان حالات میں باقاعدہ جب تک واضح نہیں ہو جاتا جمعہ ادا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جمعہ میں بھی بعض چیزیں وضاحت طلب ہیں۔ اس لئے میں نے آج یہی فیصلہ کیا ہے کہ دفتر سے ہی خطبہ کے بجائے ایک پیغام کی شکل میں آپ سے بات کر لوں اور مخاطب ہو جاؤں۔ جمعہ باقاعدہ نہ پڑھا جائے۔ جمعہ کے روز خلیفہ وقت کا خطبہ سننا ایسا ہے کہ جس کی اب لوگوں کو عادت پڑ چکی ہے۔ اگر آج اس وقت میں جماعت سے مخاطب نہ ہوا تو لوگوں کو بعض دفعہ مایوسی بھی ہوتی ہے اس لئے میں نے یہی بہتر سمجھا کہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت سے مخاطب ہو جاؤں۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا آج جو جمعہ ہے وہ ہم نہیں پڑھیں گے اور آئندہ کے لئے کیا طریق اختیار کرنا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ بتا دیا جائے گا۔ لمبا عرصہ ہم جمعہ چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ میرا جماعت سے رابطہ ضروری ہے اور آجکل کے حالات میں خاص طور پر اور بھی زیادہ ضروری ہے اس لئے وکلاء اور متعلقہ لوگوں کے ساتھ مشورے کے بعد انشاء اللہ اس کا ہم حل نکال لیں گے۔ افراد جماعت کو بھی میں یہ کہوں گا کہ گھروں میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں اور جمعہ بھی گھر کے افراد مل کر پڑھیں اور ملفوظات میں سے یا جماعتی کتب میں سے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری کتب میں سے یا الفضل میں سے یا الحکم سے یا کسی اور رسالے سے کوئی بھی اقتباس پڑھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے اور گھر کے افراد میں سے کوئی بالغ لڑکا یا مرد جمعہ بھی پڑھا سکتا ہے اور نمازیں بھی پڑھا سکتا ہے۔ جمعوں کو بہرحال لمبا عرصہ ترک نہیں کیا جا سکتا۔ جب گھروں میں لوگ جمعہ پڑھائیں گے اور خطبہ کی تیاری کریں گے تو مطالعہ کریں گے اس سے علم بھی بڑھے گا اور یوں حکومتی پابندی کی وجہ سے گھر بیٹھنا بھی دینی اور روحانی فائدہ کا موجب ہو جائے گا علمی فائدے کا موجب ہو جائے گا بلکہ الحکم نے آجکل جو لوگوں کی رائے کا سلسلہ شروع کیا ہے کہ ہم اس پابندی کی وجہ سے گھر بیٹھ کر کس طرح وقت گزارتے ہیں اس میں اکثر لوگ یہ لکھ رہے ہیں کہ قرآن اور حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی لٹریچر پڑھ کر ہم اپنے علم میں اضافہ کر رہے ہیں اور بہت سے تبصرے تو آجکل مختلف دنیاوی سائٹس پر دنیادار بھی کر رہے ہیں کہ اس وجہ سے ہمیں بھی اپنی گھریلو زندگی کو اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور ہماری گھریلو زندگی واپس آ گئی ہے۔ پس ہمیں بھی اپنی گھریلو زندگی کو اپنی حالتوں کو سنوارتے ہوئے اور بچوں کی تربیت کرتے ہوئے وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایم.ٹی.اے پر بڑے اچھے پروگرام آتے ہیں کچھ وقت ان پروگراموں کو بھی اکٹھے بیٹھ کر دیکھنے کی کوشش کریں اور اس کے علاوہ حکومت نے عوام کی بہتری کے لئے جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں آپ کی صحتیں قائم رکھنے کے لئے جو ہدایات دی ہیں جو قانون بنائے ہیں اس کی بھی پوری پابندی کریں اور سب سے بڑھ کر جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبات میں کہا تھا کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہم جذب کر سکتے ہیں اور اپنی روحانی اور جسمانی حالت کو صحت مند کر سکتے ہیں اور یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے اور ایسے حالات میں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے کہ سب سے زیادہ ضروری بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مصروف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہمیں دیا ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

جہاں تک جمعہ نہ پڑھنے کا سوال ہے بعض حالات میں باجماعت نماز اور جمعہ کی بعض حدیثوں سے بھی وضاحت ہوتی ہے کہ یہ چھوڑے جا سکتے ہیں مثلاً بخاری کی ایک حدیث ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بارش والے دن میں اپنے مؤذن سے فرمایا کہ تم اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کہو تو اس کے بعد حیّ علی الصلوٰۃ نہ کہنا بلکہ صلوا فی بیوتکم کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو کے الفاظ کہنا۔ لوگوں کو یہ بات نئی لگی اور انہوں نے اس پر تعجب کیا اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہی فعل انہوں نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے۔ اگرچہ جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر میں ناپسند کرتا ہوں کہ تم لوگوں کو اس تکلیف میں ڈالوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔ مسلم میں بھی یہ روایت بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اس طرح آئی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بارش والے دن میں اپنے مؤذن سے فرمایا کہ تم اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کہو تو اس کے بعد حیّ علی الصلوٰۃ نہ کہنا بلکہ صلوا فی بیوتکم کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو کے الفاظ کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات نئی لگی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔ یہ کام انہوں نے کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے اگرچہ جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ تمہیں اس حال میں باہر نکالوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

علامہ امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں بارش وغیرہ کی مجبوری کی بناء پر جمعہ کو ساکت کرنے کی دلیل موجود ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ یہی مسلک ہمارا ہے اور دوسرے فقہاء کا ہے جبکہ امام مالک کا مؤقف اس کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اسی طرح فقہاء نے جمعہ اور باجماعت نماز کو ترک کرنے کے عذروں میں ایسی بیماری کو بھی شامل کیا ہے جس کے ساتھ مسجد میں حاضر ہونا مشکل ہو اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین میں کسی قسم کی تنگی روا نہیں رکھی۔ اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ مسجد جانے سے رُک گئے اور فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے اور مسلم میں بھی ہے۔ اسی طرح کسی بیماری کے پیدا ہونے سے خوفزدہ شخص بھی معذور قرار دیا گیا ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عباس کی وہ روایت ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کی تفسیر خوف اور بیماری سے فرمائی۔ یہ سنن ابی داؤد کی حدیث ہے۔

بہرحال یہ بیماری جس میں پھیلنے کا بھی خطرہ ہے اور جس کے لئے حکومت نے بھی بعض قواعد اور قانون بنائے ہیں ان پر چلنا بھی ضروری ہے ان صورتوں میں ایک جگہ جمع ہونا اور نماز باجماعت ادا کرنا یا جمعہ پڑھنا مشکل ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا اپنے گھروں میں نماز باجماعت کی عادت ڈالیں جہاں بچوں کو یہ علم ہو گا کہ نمازیں پڑھنا ضروری ہیں اور باجماعت پڑھنا ضروری ہے اور آجکل کے حالات کی وجہ سے ہم مسجد نہیں جا سکتے لیکن اس فرض کو اپنے گھروں میں نبھانا ضروری ہے اس کو پورا کرنا ضروری ہے اس پر خاص طور پر توجہ دیں۔ بعض دفعہ سفروں میں ایسے حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی آئے تھے جب آپ نے جمعہ ادا نہیں کیا تو بہرحال بہت ساری روایات ہیں ایسی جس سے اس بارے میں بھی وضاحت ہوتی ہے کہ متعدی بیماریوں میں جمع ہونا یا بیماریوں میں ایک دوسرے سے ملنا ٹھیک نہیں ہے اس کیلئے علیحدہ رہنا چاہئے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہم مستقل تو یہ نہیں چھوڑ رہے اور اس کیلئے متبادل انتظام بھی کر رہے ہیں کہ گھروں میں جمعہ ادا کریں۔

یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اللہ تعالیٰ اس وباء سے دنیا کو جلد پاک کرے اور سب دنیا کو انسانیت کے تقاضے پورے کرنے والا بنائے اور خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں سب۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad